﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 22 | جمعۃ المبارک 19 جون 2015ء — 01/رمضان 1436 ہجری قمری ❁ 19/احسان 1394 ہجری شمسی | شمارہ 25

روزے ڈھال ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ

روزے ڈھال ہیں

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث نمبر 1761)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

❁......اسلام کے تنزل کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟ ❁......لوگوں کی اسلام کے بارہ میں سب سے بڑی غلط فہمی کیا ہے؟ ❁......دنیا میں کئی جگہ مسلمان ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں، آپ کس کو زیادہ قصوروار ٹھہراتے ہیں، مسلمانوں کو یا مغربی طاقتوں کو جو اپنے مفادات کے لئے ایسا کر رہی ہیں؟ ❁......خلافت احمدیہ اور بوکوحرام یا ISIS وغیرہ کی خلافتوں میں کیا فرق ہے؟ ❁...... سچے مسلمان کی کیا پہچان ہے؟ ❁......اسلام کا غلبہ کیسے ہوگا؟ ❁......دنیا امن کی طرف نہیں آرہی، کیا آپ ان سے مایوس بھی ہوجاتے ہیں؟ اور دیگر متفرق سوالات کے جوابات پر مشتمل

جرمنی کے ایک مشہور اخبار "Die Zeit" کے نمائندہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تفصیلی انٹرویو۔

❁......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ❁......نماز جنازہ۔ ❁......تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

25 مئی 2015ء بروز سوموار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج پروگرام کے مطابق 39 فیملیز کے 143 افراد اور 6/افراد نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر 149/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں Calw, Soest Nidda, Niederhaosen, Northeim, Radolfzell, Burstadt, Renningen, Altmann, Hanau, Koblenz, Dusseldorf, Usingen, Wurzburg, Hofheim, Freinsheim, Osnabruck, Aalen, Erfelden, Goddelau, Doatmund, Paderborn اور Mannheim سے آئی تھیں۔

بعض جماعتوں سے یہ فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ کاسل سے آنے والے 180 کلومیٹر اور Dusseldorf سے آنی والی فیملیز 230 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد کے ہال میں تشریف لائے۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو حاضر جنازے اور چھ احباب کے جنازہ غائب پڑھائے۔

حاضر جنازے

= مکرم قاضی طاہر احمد صاحب (ماربُرگ جرمنی) مرحوم نے بقضائے الٰہی مؤرخہ 20 مئی 2015ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم کو جرمنی میں 13 سال بطور نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق ملی، سلسلہ کے معروف عالم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مرحوم کے بھانجے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

= مکرمہ عزیز بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چودھری عبدالحق صاحب (ڈارم شٹڈ، جرمنی)۔ مرحومہ نے 23 مئی 2015ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ مکرم شہباز احمد صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت لوکل امارت ڈارم شٹڈ کی والدہ تھیں۔

جنازہ غائب

= مکرمہ رضوانہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم نعیم احمد سندھو صاحب۔ پریم کوٹ ضلع حافظ آباد)۔ مرحومہ نے 9 مارچ 2015ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ کو لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ پریم کوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

= مکرمہ فتح خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم خدا یار صاحب مرحوم آف چک 35 شمالی سرگودھا)۔ مرحومہ نے 23 فروری 2015ء کو وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت نرم خُو، ہمدرد، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

= مکرم جمال دین صاحب (ابن مکرم خدابخش صاحب مرحوم کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)۔ مرحوم نے 28 اپریل 2015ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

= مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ)۔ مرحومہ نے مؤرخہ 12/ اپریل 2015ء کو دو سال کی علالت کے بعد 47 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ کو لمبا عرصہ صدر لجنہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور جماعتی کاموں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔

= مکرم حفیظ احمد صاحب (ابن مکرم شفیع محمد صاحب ربوہ)۔ مرحوم نے 21 مئی 2015ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ کارکن بہشتی مقبرہ ربوہ تھے اور دارالصدر ربوہ میں ٹیوب ویل آپریٹر کا کام کرتے رہے۔

= مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب رون ہائم جرمنی)۔ مرحومہ نے 7 مئی 2015ء کو جرمنی میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں دین محمد صاحبؓ کی بیٹی اور مکرم غلام محمد اختر صاحب سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی بھتیجی تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم شاہد لطیف انجم صاحب صدر جماعت رون ہائم بطور اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری ضیافت خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

تقریب آمین

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم آذان محمود صاحب، عزیزم عظیم احمد صاحب، شایان احمد، تفرید احمد، قاہر احمد، صفوان احمد

جاوید، فرید ذکریا، خاقان رشید، رانا فرحان احمد، عزیزم ابتشام خان، عزیزم ظافر ندیم بھٹی، احسن افضال، ایشان احمد، عزیزم توکیل احمد۔

عزیزہ تعبیر ناصر ڈوگر، عزیزہ منال حبیب، عزیزہ گل نتاشہ خان جاوید، عزیزہ سطوت طاہر، عزیزہ علین احمد، عزیزہ رداء احسن، عزیزہ ادیبہ احمد، عزیزہ فریحہ شہزاد، عزیزہ شافیہ افضل، عزیزہ غزالہ شاد۔

تقریب آمین کے دوران ایک بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ پیارے آقا! میرے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا اور یہ خوش نصیب بچی ان چند لمحات میں دعاؤں کے خزانے اور برکتیں لئے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبار "Die Zeit" کے لئے انٹرویو

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جرمنی کے ایک مشہور اخبار "Die Zeit" کے آن لائن ایڈیشن کے صحافی طاہر چوہدری صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

طاہر چوہدری صاحب ایک احمدی نوجوان ہیں اور یونیورسٹی میں صحافت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اخبار "Die Zeit" سے وابستہ ہیں اور بہت سے سیاستدانوں، کھلاڑیوں، معاشرتی ماہرین کے انٹرویو کر چکے ہیں۔

اخبار "Die Zeit" ایک ہفت روزہ اخبار ہے جو 1946ء سے ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ سابق چانسلر شمٹ اس اخبار کے ناشر اور ایک اطالوی صحافی مدیر اعلیٰ ہیں۔ یہ اوسطاً پانچ لاکھ کی تعداد میں فروخت ہوتا ہے جبکہ اس کو پڑھنے والوں کی تعداد ڈیڑھ ملین ہے اور آن لائن ایڈیشن کو انٹرنیٹ پر دیکھنے والے لوگوں کی تعداد قریباً پانچ ملین ہے۔

❁......**صحافی طاہر احمد صاحب نے پہلا سوال یہ کیا کہ آجکل اسلام کی حالت کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے اور اسلام کے تنزّل کی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اسلام کے تنزّل کی بنیادی وجوہات معلوم کرنے کے لئے ہمیں اسلام کے اُس ابتدائی زمانہ میں جانا پڑے گا جب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر ایک بگڑی قوم کو ٹھیک کیا اور ان کو انسان بنایا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کو جانوروں سے انسان بنایا، تعلیم یافتہ انسان بنایا پھر باخدا انسان بنایا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے لگ گئے۔ جب یہ حالت ہوگئی اور یہ تبدیلی پیدا ہوگئی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آئے گا جب یہ لوگ جن کی ایسی اعلیٰ تعلیم ہے ان کی دوبارہ وہی حالت ہوجائے گی بلکہ اس سے بھی بدتر حالت ہوجائے گی اور اُس وقت جہاں تک اسلامی تعلیم کا سوال ہے جو قرآنِ کریم میں کھلے طور پر درج ہے وہ تو موجود ہوگی لیکن اُس کو سمجھانے والے، اُس کو بتانے والے جو علماء ہیں، وہ بگڑ چکے ہوں گے۔ اور جب وہ زمانہ آئے گا تو اُس وقت ایک شخص آئے گا جو پھر اسلام کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا، ایمان کو دنیا میں قائم کرے گا۔ اور ایمان اگر ثریّا ستارہ پر بھی چلا گیا تو وہ وہاں سے زمین پر لے آئے گا۔

تو آج مسلمانوں کی جو یہ بگڑی ہوئی حالت ہے یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کے مطابق ہے اور اِس کا علاج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا تھا کہ وہ زمانہ آئے گا جب یہ حالت ہوگی تو اس وقت، مسلمانوں کو پھر سدھارنے کے لئے، ان کی ہدایت کے لئے امام مہدی آئے گا تو اُس کو مان لینا اور اُس کو میرا سلام پہنچانا، اُسے قبول کر کے تم لوگوں کی حالت صحیح ہوگی ورنہ تم بگڑتے چلے جاؤ گے۔ بگڑنے کی حالت کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میری امّت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے، جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوگا تو میری امّت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ اس سے گراوٹ کا اندازہ کرلیں کہ اخلاقی طور پر بھی اور مذہبی طور پر بھی اور دینی طور پر بھی اتنے بگڑ جائیں گے، جس کی کوئی انتہا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اُس وقت جس نے آنا تھا اُس کو مان لو گے تو بچ جاؤ گے اور آج یہی ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہر فرقہ شدّت پسندی کی اگر تعلیم نہیں دیتا تو اپنے عمل سے شدت پسندی کی حمایت اور اظہار کرتا ہے۔ سوائے جماعت احمدیہ کے، ہم پہ ظلم بھی ہوتا ہے تو ہم اُس کو برداشت کرتے ہیں اور ظلم کا بدلہ برداشت اور دعا سے دیتے ہیں اور صبر سے دیتے ہیں، حوصلہ سے دیتے ہیں۔ پس یہ حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بگڑے ہیں اور اسی پیشگوئی کے مطابق آنے والا آگیا۔ تو اُس نے دنیا کو بتا دیا کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اب جب تک اُس کو نہیں مانتے یہ بگڑتے جائیں گے۔ یہی بات میں نے ہر جگہ اپنے انٹرویوز میں، اپنے ایڈریسز میں بتائی ہے۔ امریکہ میں بھی، آئرلینڈ میں بھی، یوکے میں بھی یہی میں نے کہا ہے۔ یہی میرا پیغام ہوتا ہے کہ یہ مسلمان بگڑتے جائیں گے اور اُس وقت تک نہیں سنبھل سکتے جب تک یہ اللہ کی طرف سے آنے والے کو نہیں مانیں گے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: آپ کے نزدیک لوگوں کی اسلام کے بارہ میں سب سے بڑی غلط فہمی کیا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ جرنلسٹ ہیں۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے، غلط فہمی کیا ہے۔ سب سے بڑی غلط فہمی تو میں نے بیان کر دی کہ جو بگڑی ہوئی تعلیم یہ دے رہے ہیں جبکہ اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ پچھلے دنوں داعش کے لیڈر نے یہی بیان دیا تھا، چار پانچ دن پہلے یہ بیان آیا تھا کہ اسلام تو جہاد اور شدّت پسندی کا مذہب ہے اور اس میں پیار اور محبت اور بھائی چارہ والی بات ہی کوئی نہیں۔ تو جب یہ خیالات پیدا ہو جائیں تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے جو ہو رہا ہے۔ سعودی عرب میں دیکھ لیں۔ ایک طرف تو یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر کے متولّی ہیں۔ ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہماری سرزمین پر دنیا کے سب سے اعلیٰ، ارفع اور خاتم النبیین کا مزار ہے۔ یہاں وہ پیدا ہوئے۔ یہاں وہ مدفون ہوئے۔ اور ہم بغیر کسی امتیاز کے، بغیر کسی discrimination کے ہر مسلمان فرقہ کو اجازت دیتے ہیں کہ یہاں وہ آتا ہے اور حج بھی کرتا ہے اور مدینہ بھی جاتا ہے۔ باقی سارے جو بھی حج کے مناسک ہیں وہ ہر ایک کو کھلے طور پر کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن اِس کے باوجود جماعتِ احمدیہ کو حج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

جماعت کی بات تو ایک طرف رہی لیکن دوسرے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ مسلمان کی تعریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ جو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ پڑھتا ہے۔ جو کلمہ پڑھتا ہے، وہ مسلمان ہے۔ بلکہ یہ بھی روایت ہے جو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہہ دے وہ مسلمان ہے۔ تو ان مسلمانوں کے ساتھ جو کلمہ پڑھتے ہیں اب جو recent ڈویلپمنٹ ہوئی ہے وہ کیا ہو رہی ہے۔ یمن میں جو جنگ لڑی جا رہی ہے وہ فرقہ واریت کی جنگ ہے۔ ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہم کھلی اجازت دیتے ہیں اور ہمارا کسی فرقہ سے تعلق نہیں، دوسری طرف فرقہ واریت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں، دو دن پہلے سعودی عرب کے اندر شیعوں کی ایک مسجد یا امام بارگاہ تھی وہاں حملہ ہوا اور 22 آدمی مر گئے اور کافی سارے زخمی بھی ہوئے تو وہاں بھی یہ فساد شروع ہوگا اس لئے کہ یہ اُن کے اپنے پیدا کردہ ہیں۔

پھر یہی لوگ جو سلفی ہیں، سعودی عرب کی پیداوار ہیں۔ اِسی طرح شدّت پسند وہابی ہیں۔ تو یہ ساری چیزیں بتاتی ہیں کہ یہ لوگ اور یہ جگہ جس کو مسلمانوں کے تمام فرقے مقدس سمجھتے ہیں اور وہاں جاتے ہیں اور وہاں کے بادشاہ کی عزت بھی اس لئے کرتے ہیں کہ وہ وہاں کے متولّی ہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ مسلمان فرقوں سے یہ سلوک کرتے ہیں اور اُن کے دلوں میں جو کدورتیں ہیں وہ اب باہر نکل رہی ہیں۔ جو اپنے آپ کو سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کے علمبردار ہیں اسلام کی اصلاح کر سکتے ہیں، وہی شدّت پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں۔

اب تو شدّت پسندی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ہر جگہ چل رہی ہے اور چلتی چلی جائے گی۔ اور یہی اسلام پر سب سے بڑا الزام ہے۔ ہم جماعتِ احمدیہ، یہ کہتے ہیں کہ تم جماعتِ احمدیہ پر جہادی ہونے کا الزام لگاتے ہو یا extremist ہونے کا یا شدّت پسند ہونے کا اور صرف اپنے مذہب کو صحیح سمجھتے ہو۔ تو یہ سب غلط الزامات ہیں جو نہ قرآنِ کریم سے ثابت ہوتے ہیں اور نہ احادیث سے ثابت ہوتے ہیں اور نہ جماعت کے عمل سے تم ان الزامات کو ثابت کر سکتے ہو۔

❁......**پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: اِس وقت دنیا میں جو conflict دیکھ رہے ہیں اِس میں مسلمان ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ آپ کس کو زیادہ قصور وار ٹھہراتے ہیں؟ مسلمانوں کو یا مغربی طاقتوں کو جو اپنے مفادات کے لیے ایسا کر رہی ہیں؟**

اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

بات یہ ہے کہ اگر آپ عقل استعمال نہ کریں اور کسی کی غلط باتوں میں آکے اپنے بھائی کی گردن اڑا دیں تو قصور وار جتنا incite کرنے والا ہوگا اتنا ہی آپ ہوں گے، جو پاگل ہو گئے۔ جو مطلبی قومیں ہیں، یا وہ گروہ، یا وہ لوگ، یا وہ طبقہ جو اسلام کو پنپتا نہیں دیکھنا چاہتا یا کسی بھی رنگ میں اسلام کے خلاف ہے کیونکہ اِس وقت عملاً اگر کوئی کسی مذہب کو ماننے والے اُس مذہب پر عمل کرنا چاہتے ہیں یا اُس مذہب پر رہنا چاہتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب سچا ہے اور مذہب ضروری ہے وہ مسلمان ہیں۔ عیسائیت کا اکثریت طبقہ، پچھتّر فی صد سے زیادہ مذہب کو چھوڑ چکا ہے۔

ایک زمانہ میں یہ کہا جاتا تھا کہ امریکہ میں بہت مذہبی لوگ ہیں۔ ابھی حال میں ہی جو survey ہوا ہے اس میں بہت سے لوگوں نے کہا ہے کہ ہمیں مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں۔ مذہب کو ماننے والے لوگ بڑی تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ جو پہلے تقریباً 90 فیصد تھے دو تین سالوں میں 70 فیصد رہ گئے۔ تو یہ figure بتا رہے ہیں کہ مذہب سے دُوری ہو رہی ہے۔ وہاں اسرائیل میں سروے ہوا ہے جو پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا۔ جو یہودی ہیں اُن میں سے بھی بڑی تیزی سے ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو کہتے ہیں ہمیں مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں اور یہ percentage تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

مسلمانوں کا چونکہ مذہب کی طرف رجحان ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مذہب صحیح ہے اور مذہب ہونا چاہئے۔ اِس وجہ سے جو قومیں مذہب کے خلاف ہیں وہ چاہتی ہیں کہ اسلام بھی اُسی طرح ختم ہو جائے جس طرح باقی مذاہب ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ قومیں مسلمانوں کو بھڑکاتی ہیں، قوموں کو اور مختلف گروپوں کو بھڑکاتی ہیں اور یہ گروپ اِن کے ہی پیدا کردہ ہیں۔ یہ کئی جگہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ پچھلے دنوں peace symposium کے موقع پر مَیں نے یہی کہا تھا کہ ISIS جو ہیں نہ ان کے پاس کوئی industry ہے، یہ نہ کوئی ہتھیار بنا سکتے ہیں۔ نہ اِن کے پاس سائنٹفک ریسرچ کی approach ہے۔ نہ اتنی sophisticated چیزیں ان کے پاس ہو سکتی ہیں۔ نہ ان کی economy اتنی مضبوط رہ سکتی ہے۔ ISIS کی economy کس

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 354

مکرمہ نظمیہ البراقی صاحبہ

مکرمہ نظمیہ البراقی صاحبہ لکھتی ہیں:

میرا تعلق دمشق (شام) کے ایک دیہاتی علاقے حُوش عرب سے ہے۔ دیہی علاقوں کے طورطریقوں کے مطابق میں نے ابتدائی تعلیم ہی حاصل کی جس کے بعد چھوٹی عمر میں ہی میری شادی ہوگئی۔بستی کی دیگرعورتوں کی طرح میں بھی صوم وصلاۃ کی پابنداور اسلامی تعلیمات پر پوری کوشش کے ساتھ کاربند تھی۔

ناقابلِ فراموش رؤیا

1982ء کی بات ہے کہ میں گھریلو کام کاج ختم کر کے اپنے گھر کے عقب میں واقع باغیچہ میں گئی اور وہاں ایک درخت کے سائے میں پڑی ہوئی چارپائی پر لیٹ گئی۔کچھ دیر کے بعد مجھے نیند آ گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ بچے بلند آواز میں پکارتے جاتے ہیں کہ: جَآءَ الرَّسُوْل! جَآءَ الرَّسُوْل! میں نے دیکھا تومشرقی جانب سے ایک شخص آرہا تھا جواپنی ظاہری ہیئت سے کوئی فرشتہ لگتا تھا۔ اس نے سفید رنگ کے کھلے کپڑے پہنے ہوئے تھے اوراس کے سر پر عمامہ تھا۔میرے لئے اس کا لباس کچھ عجیب سا تھا کیونکہ میں نے ایسا لباس پہلے نہ دیکھا تھا۔میں اس کی جانب بڑھی تواس نے کمال شفقت سے میرا ہاتھ تھام لیا اور پھراپنی دائیں ٹانگ پر ایک پرانا زخم مجھے دکھایا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوااور میں سوچنے لگی کہ وہ کون بدقسمت ہے جس نے اس فرشتہ نما شخصیت کواس قدر تکلیف پہنچائی ہے۔اس کے بعد وہ شخص اسی سمت کوواپس چلا گیا جہاں سے وہ آیا تھا۔

دن گزرتے گئے لیکن یہ خواب مجھے کبھی نہ بھولا۔میرا خاوندان دنوں دمشق یونیورسٹی میں لیکچرار تھا۔ 1983ء میں میرے خاوندکوفرانس میں پی ایچ ڈی کرنے کے لئے سکالرشپ مل گیااور ہم فیملی سمیت فرانس آ گئے۔

بیعت کا عجیب واقعہ

1986ء میں ہمیں فرانس میں خبر ملی کہ میرے خاوند کا ایک بھائی احمدی ہوگیا ہے۔اس وقت اس کا یہ فعل کفر کے مترادف سمجھا گیا اور اہل بستی کے بلانے پر میرا خاوند بائی روڈ اپنے بھائی کو اسلام کی طرف واپس لانے کے لئے عازم سفر ہوا۔ایک ماہ کے بعد جب وہ واپس آیا تو اپنے بھائی کوواپس لانے کی بجائے وہ خوداحمدیت قبول کر چکا تھا۔ انہوں نے آ کر مجھے تبلیغ کی تو میرے پاس سوائے تصدیق کرنے کے کوئی چارہ نہ رہااور میں نے بھی 1987ء کے اوائل میں بیعت کرلی۔

رؤیا کی تعبیر

پھر ہمارا تعارف فرانس کی مقامی جماعت سے ہوگیااور ہم نے پیرس میں موجودمرکزِ جماعت بھی دیکھا۔ انہی ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی پیرس تشریف لائے تو ہم بھی ملاقات کے لئے حاضر ہو گئے۔ جب ہم ملاقات کے لئے حضورانور کے کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے بیٹھی ہوئی شخصیت کو دیکھ کر مجھے میری خواب یاد آ گئی۔ یہ وہی شخصیت تھی جسے چندسال قبل میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔وہی عمامہ ، وہی لباس اور وہی چہرے کے خدوخال تھے۔ یہ دیکھ کر مجھے مزید انشراح صدراوردلی اطمینان حاصل ہوا۔

جب ہم سیریا(Syria) واپس گئے تو میرے اہل خانہ کی طرف سے مجھے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑالیکن خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے دین کو رشتہ داری کے تعلقات پرترجیح دینے کی قوت،حوصلہ اورتوفیق عطا فرمائی۔

فضل الٰہی اور خدمت دین کی توفیق

بعدازاں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے حد وحساب فضل فرمائے۔ میری تعلیم تو پرائمری تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بچوں میں سے بعض ڈاکٹرز ہیں اور بعض نے پی ایچ ڈی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کافضل ہے کہ اس نے خدمتِ دین کی توفیق بھی عطافرمائی ہے۔خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں پراس کا شکرادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

{یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خاوندکوصدر جماعت شام کے طور پرکئی سال خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اسی طرح ان کے ایک بیٹے کوخلیج کے ایک ملک میں صدر جماعت رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ نیز ہر ہفتہ خطبہ جمعہ کے ترجمہ کے علاوہ مختلف کتب کے عربی تراجم کی نظرثانی کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

ان کے خاوند کے بڑے بھائی مکرم ابوخالد البراقی صاحب نے سب سے پہلے بیعت کی تھی جسے واپس لانے کے لئے ان کے خاوندفرانس سے شام گئے لیکن انہیں واپس لانے کی بجائے خود احمدیت قبول کر کے واپس لوٹے۔کچھ عرصہ پہلے شام کی جیل میں وفات پانے والے مکرم خالد البراقی صاحب،مکرم ابوخالد صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔(ندیم)}

..............☆☆☆☆☆..............

مکرم توفیق المقدمینی صاحب

مکرم توفیق المقدمینی صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق تیونس سے ہے جہاں میری پیدائش 1992ء میں ہوئی۔ میرے والد صاحب دین سے کوسوں دُور ہیں جبکہ والدہ صاحبہ نماز روزہ کی پابندی کرتی ہیں۔یہی رجحان بچوں میں آیا ہے چنانچہ میرے بہن بھائیوں میں بعض مذہبی اوربعض مذہب سے دور ہیں۔

میں بھی اسی ملے جلے رجحان کے زیر اثر پروان چڑھا لیکن اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچنے تک میرے دل میں اسلام کی شدید محبت کے ساتھ یہ خواہش بھی بشدت پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانہ میں ہوتا۔ اسی طرح اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں بھی میرے دل میں بہت غیرت اور حمیت کے جذبات نے جنم لیا۔ یہی وجہ تھی کہ بعض اسلامی جماعتوں اور مولویوں کے وعظوں کے زیر اثر فلسطینی علاقے پر قابض یہودیوں کے خلاف شدید قسم کے جذبات پیدا ہوئے۔اس کے ساتھ ساتھ میں صوم وصلاۃ کی پابندی کرتے ہوئے سلفی جماعت کا ایک سرگرم کارکن بن گیا۔ مجھے اس کا بیرونی چہرہ بہت پسند آیا چنانچہ مجھے اس کے علماء خصوصًا شیخ محمد حسان سے بھی خاص لگاؤ اور عقیدت ہوگئی جس کی فصاحت لسان اور پرجوش خطابات سے میں بہت متأثر تھا۔ میں نے تقرب الی اللہ کی راہوں پرقدم مارنے کے لئے سلفیوں کے نسبتًا ایک فعال مجموعہ کی صحبت اختیار کی جبکہ میرا ایمان تھا کہ سلفی جماعت ہی وہ واحد جماعت ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرقہ کے زمانے میں جنت کی بشارت دی ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد مجھے خودبخود ہی اکتاہٹ سی ہونی شروع ہوگئی لہٰذا میں کبھی کبھی یہ سوچنے لگا کہ شاید بہتر راہ یہ ہے کہ کسی جماعت کی طرف جھکاؤ نہ رہے۔چنانچہ میں سلفیوں کوچھوڑکر اکیلے ہی نماز اور دیگرعبادات بجالانے لگا۔

جماعت سے تعارف

ایک روز میں اپنے پسندیدہ مولوی شیخ حسان کا لیکچر سن رہا تھا کہ اس نے مرزا غلام احمد کی کہانی سنانی شروع کی۔اس نے انہیں کافر، فاسق، دجّال اور نہ جانے کیسے کیسے برے نام دیئے۔ میں اسے حق مبین سمجھ کرقبول کررہا تھااور جب شیخ صاحب نے بتایا کہ مرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کے بارہ میں یہ کہتا ہے کہ وہ روزہ رکھتا ہےاورافطار بھی کرتا ہے اوراس سے خطا وصواب بھی سرزد ہوتا ہے تو یہ سن کر مجھے شدید غصہ آیا اور میں شیخ حسان سے بڑھ کر مغلّظات بکنے لگا۔میرا ایک کزن ’’عبدالعزیز‘‘ دیندار اور مذہبی علم رکھنے والا تھا۔ایک دن اچانک اس کے بارہ میں سنا کہ اس نے کوئی مختلف راہ اختیار کرلی ہے اورنہ صرف مولویوں کے خلاف باتیں کرنے لگ گیا ہے بلکہ ان کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتا۔ مجھے اس کے بارہ میں یہ باتیں سن کر بہت تعجب ہوا۔پھر جب میں اس سے ملنے کے لئے گیا اور اس کے گھر بھی مولویوں کے بعض چینل لگا کر دیکھنے لگا تو اس نے مجھے کہا کہ ان مولویوں کو چھوڑو کیونکہ یہ فتنہ پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔

امام مہدی کے ظہور کی خبر

ایک روز ہم اکٹھے سیر کو گئے تو راستے میں دینی موضوعات کے بارہ میں بات ہونے لگ گئی۔میں نے اپنے کزن سے کہا کہ تم دینی لحاظ سے کس قدر بدل گئے ہو۔تم نے مسجد میں نماز اور جمعہ پڑھنا بھی چھوڑ دیا ہے۔

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ دجّال ظاہر ہو چکا ہے اور امام مہدی آ چکے ہیں جبکہ مولوی حضرات اس سے غافل ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ کون ہے اور کہاں آیا ہے؟ اچانک میرے ذہن میں ’’مرزا غلام احمد‘‘ کا نام آ گیااور میں نے پوچھا کہ کیا اس کا نام مرزا غلام احمد ہے؟اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے کہا کہ شیخ حسان نے اسے کافر قرار دیا ہے کیونکہ اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ یہ حقیقت ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اس نے کہا کہ یہ بات تمہاری عقل سے بڑی ہے۔ اس لئے تم نہیں سمجھو گے۔میں نے جب وضاحت کرنے کا کہا تو اس نے مجھے ایم ٹی اے العربیہ کی فریکوئینسی دی اوراسے دیکھنے کا مشورہ دیا۔میں نے ایک دو بار ایم ٹی اے دیکھ کرچھوڑ دیا اور سلفیوں کے درمیان اس جماعت کے بارہ میں بات کرنی شروع کردی۔اس نے کہا کہ فلاں فلاں مولوی نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے،لہٰذا اس سے دور رہو۔نہ جانے مجھے کیوں اس بارہ میں شک گزرا اور کئی روز تک یہ موضوع میرے دل ودماغ پرسوار رہا اور میں نے علیحدگی میں دعا بھی کرنا شروع کردی کہ خدایا مجھے حق دکھا اوراس کی پیروی کی توفیق بھی عطافرما۔

تسلی بخش گفتگو

کچھ روز کے بعد میرے امتحانات آئے تو ان کی تیاری کے لئے میں والدہ صاحبہ سے اجازت لے کر اپنے کزن کے پاس چلا آیا۔ یہاں بجائے پڑھنے کے میں نے اپنے کزن سے جماعت کے بارہ میں پوچھنا شروع کردیا۔ پھر دجّال کے بارہ میں پوچھا تواس کی تشریح میرے دل کولگی۔ پھرمیں نے مسیح موعوداوراس کی جماعت کے بارہ میں پوچھا اور پھر خلافت کی حقانیت کے بارہ میں بھی بات ہوئی۔الغرض جو کچھ اس نے بیان کیا وہ نہایت تسلی بخش تھااوراسکے خلاف میرے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

رؤیا اور بیعت

میں نے جلد بازی کی بجائے خدا تعالیٰ سے دعا شروع کردی اور معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔کچھ عرصہ کے بعد میں نے رؤیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک وسیع وعریض میدان میں دیکھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔میں آپ کے ساتھ جا بیٹھا اور آپ کی دست بوسی کی ۔ پھرآپ مجھے اپنے ساتھ لے کرچل پڑے۔آپ وقفے وقفے سے مجھے دیکھ کرتبسم فرماتے رہے۔ پھر ہم بیٹھ گئے اور مجھے ایسے محسوس ہؤا کہ آپ میرے ہی کسی معاملہ کے بارہ میں غور فرمانے لگ گئے۔میری تسلی کے لئے یہ رؤیا کافی تھالہٰذا میں نے بغیر کسی تاخیر کے مئی2012ء میں بیعت کرلی۔

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اندر غیرمعمولی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری دعائیں قبول ہونے لگ گئیں اور مجھے خدا تعالیٰ سے قربت کااحساس ہونے لگا۔

انشراح صدر کے لئے تسلی بخش رؤیا

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری تسلی کے لئے ایک اوررؤیا دکھایا۔ میں نے دیکھا کہ آسمان پرستارے آپس میں ٹکرا ٹکرا کر زمین کی طرف شرارے پھینک رہے ہیں۔ ایسے میں میری دادی جان نے ہمیں گھر سے باہر نکال کر کھڑا کردیا ہے۔ میں نے وہ منظر دیکھ کر بآوازِ بلند کہا کہ: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے ہمسائے باہر ایک مقام پر کھڑے ہیں۔ میں نہایت درد سے انہیں کہتا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ امام مہدی ظاہر ہوگئے ہیں لیکن تم نے اس کو نہ مانا۔ یہ بات سن کر میری والدہ میری طرف متوجہ ہوکر اثبات میں سر ہلاتی ہیں جیسے یہ کہہ رہی ہوں کہ ہاں تم نے تو پیغام پہنچا دیا تھا اب یہ نہ مان کرخود خدا کی گرفت میں آ رہے ہیں۔

بہرحال، میری زندگی یکسر بدل گئی ہے۔ مجھے خدا کی عبادت کی لذت سے آگاہی حاصل ہوئی ہے۔ نیز قربانی کرنے کا جو مزہ ہے وہ بھی انوکھا اور دلنشین ہے اور میں قبل ازیں اس لذت سے ناآشنا تھا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کواس خیر سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

..............................**(باقی آئندہ)**

رمضان المبارک

سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فرمودہ خطبات سے انتخاب

مرتّبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ماہ رمضان اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ شروع ہورہا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مہینہ کے بہت سے فضائل کا ذکر ہے۔ اسی طرح اس سے متعلقہ مختلف احکامات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے خطبات میں بھی اس مہینہ کے تعلق میں تفصیل سے مضامین بیان کئے گئے ہیں جو ہمارے علم و عرفان کو بڑھانے کا موجب ہیں۔

ذیل میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فرمودہ خطبات جمعہ میں سے ایک انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کی برکتوں سے تمام احمدیوں کو اور تمام مسلمانوں کو فیضیاب کرے۔ (آمین)

روزہ رکھنا کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ کوئی اس کو کر نہ سکے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

⁂......" کھانا پینا انسان کے لئے ایسے لازمی اور ضروری حوائج ہیں کہ اگر انسان کو کہا جائے کہ تم کو یہ ایک مدت تک چھوڑنے پڑیں گے تو وہ یہ سن کر گھبرا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا لطیف پیرائے میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ یہ حکم سن کر ممکن تھا کہ لوگ گھبرا جاتے کہ کس طرح ہم کھانا پینا اور ایک حد تک بولنا، عورتوں سے تعلق رکھنا قطع کر سکیں گے۔ اس لئے فرمایا: کَمَا کُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ ۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ کوئی اس کو کر نہ سکے۔ یہ حکم تو ہم پہلے بندوں کو بھی دیتے آئے ہیں اس لئے تمہارے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔"

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 143۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 31/جولائی 1914ء)

خدا کی خاطر اَکل و شُرب کو ترک کرنا ایک مشق ہے

⁂......" خدا تعالیٰ کے لئے کھانا ترک کرنا اس بات کی مشق ہوتی ہے کہ کبھی مصیبت آپڑے تو کوئی پرواہ نہ ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے پانی پینا، عورت سے صحبت کرنا، چھوڑنا اور راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنا ان باتوں کے لئے تیار کرنا ہے کہ اگر کوئی ایسی تکلیف اٹھانی پڑے اور کچھ چھوڑنا پڑے تو انسان گھبرائے نہیں۔ ماہ رمضان میں مومن محض خدا تعالیٰ کے لئے کھانا چھوڑتا ہے جو کہ اس بات کا نمونہ ہے کہ اگر کبھی اسے خدا کی راہ میں کچھ چھوڑنا پڑے تو وہ ضرور چھوڑ دے گا۔ مومن رمضان میں پانی پینا خدا تعالیٰ کے لئے ترک کرتا ہے۔ بیوی کے تعلقات خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑتا ہے۔ اپنی نیند کو قربان کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ انسان کو نمونہ دکھاتا ہے کہ تم ایک مہینہ مشق کر کے دیکھ لو تا کہ اگر تمہیں کہیں یہ باتیں پیش آئیں تو آسانی سے کر سکو۔"

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 144۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 31/جولائی 1914ء)

ماہ رمضان میں مریض اور مسافر کے لئے روزہ سے رخصت

⁂......" یہ زمانہ روحانی ترقیات کا ہے اور روحانی ترقیات میں روزے ضروری ہیں۔ اس لئے ان کو مت چھوڑو۔ دعاؤں کے ذریعہ قُرب تلاش کرو۔ ہاں جو بیمار ہیں، جن کو عرف میں بیمار کہتے ہیں۔ اور جو سفر میں ہو۔ ان کے لئے بھی روزے معاف نہیں، وہ دوسرے ایّام میں رکھیں۔ اگر تندرست سے تندرست شخص بھی طبیب کے پاس جائے تو وہ کوئی نہ کوئی تلاش کر کے مرض بتائے گا۔ ایسا مرض، مرض نہیں بلکہ عرف میں جس کو مرض کہتے ہیں وہ مرض ہوتا ہے۔......"

سفر میں روزہ؟

"......اور اسی طرح سفر بھی وہ جو اتفاقی طور پر پیش آئے، لیکن جو شخص تاجر ہے یا جو ملازم ہے اور اس کا کام ہے کہ وہ دورہ کرے یہ سفر نہیں۔ سفر اتفاقی سفر کو کہتے ہیں۔ جس کو مستقل سفر پیش رہے وہ مسافر نہیں جیسے پھیری والا۔ زمیندار کہتے ہیں کہ ہمیں کام سخت کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں روزہ رکھ سکتے۔ سو ان کو معلوم ہو کہ ان کا جو کام ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے لئے جسمانی تکلیف کم ہوگئی ہے۔ اس سخت کام کے باعث ان کے پٹھوں کی حس کم ہوگئی ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ ایک دماغی کام کرنے والا اگر آپریشن کرائے تو اس کے لئے کلورافارم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور زمیندار کہہ دیتا ہے کہ کلورافارم کی ضرورت نہیں۔ وجہ یہ کہ دماغی کام کرنے والے کی حس تیز ہے اور اس کی کمزور۔ پس دماغی کام کرنے والے جو ہیں وہ اس محنت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے دھوپ سے بچ کر کام کرتے ہیں۔ اور زمینداروں کو جسمانی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اگر وہ روزہ رکھیں تو ان کی سختی پسند حالت کے باعث ان کے لئے کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے والا پڑھ پڑھ کر کمزور ہو گیا ہے۔ اور زمیندار کو مضبوط بنایا گیا ہے۔ اس لئے اس قدرت کے سامان کے ماتحت زمینداروں کے لئے بھی روزہ کچھ مشکل نہیں۔"

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 462 تا 463 خطبہ جمعہ فرمودہ 11/جون 1920ء)

شعائر اللہ کی ہتک سے بچیں

⁂......" جو شخص روزہ نہیں رکھتا اور لوگوں کے سامنے کھاتا پیتا ہے تو یہ زیادہ گنہگار ہے۔ کیونکہ اس کے اس عمل سے لوگوں کو ترک روزہ کی تحریک ہوتی ہے۔ اگر کوئی چوری کرتا ہے تو چھپاتا ہے کہ پکڑا نہ جائے، لیکن جو روزہ ترک کرتا ہے اور دوسروں کے سامنے کھاتا پیتا ہے وہ دوسروں کو تحریک کرتا ہے کہ روزہ چھوڑ دیں۔ ایسا آدمی شعائر اللہ کی ہتک کرتا ہے۔ پس ایسے گناہ جو دوسروں کو نظر آتے اور دوسروں کے لئے تحریک کا موجب ہوتے ہیں زیادہ سزا کے مستوجب ہوتے ہیں۔ جو لوگ شریعت کے احکام کو اس طرح ٹلاتے ہیں وہ گویا ظاہر کرتے ہیں کہ اسلام ساری دنیا اور سب زمانوں کے لئے نہیں۔ اور یہ اسلام پر ایسا حملہ ہے جس کا گناہ بہت بڑا گناہ ہے۔"

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 462 خطبہ جمعہ فرمودہ 11/جون 1920ء)

روزہ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کو مدّنظر رکھ کر رکھو!

عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ کئی مسلمان روزہ تو رکھتے ہیں لیکن نمازوں اور دوسری نیکیوں کے بجالانے کی طرف توجہ نہیں دیتے بلکہ جھوٹ، بے ایمانی، گالی گلوچ وغیرہ حرکتوں سے رمضان کے مہینہ میں بھی نہیں رکتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ روزوں کی اصل غرض کو سامنے رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

" خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ تم نے تو دعویٰ کیا ہے کہ ہم ایمان لائے۔ لیکن تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم دائم تقویٰ پر قائم نہ رہو اور اپنے ربّ کی خشیت تمہارے دلوں میں نہ ہو۔ رسمی نمازیں تو یہودی بھی پڑھتے ہیں۔ رسمی روزے تو ہندو بھی رکھتے ہیں بلکہ ہندو تو آٹھ رکھتے ہیں اور تین تین دن تک نہیں کھاتے۔ مگر کیا وہ ان روزوں کے بڑے انعام پائیں گے؟ نہیں، کیونکہ انہوں نے یہ کام تقویٰ اور فرمانبرداری کو مدّنظر رکھ کر نہیں کیا بلکہ عادتاً یا رسمًا ایسا کیا۔ پس تم غور کرو کہ اگر مہینے تک تم نے تکلیف بھی اٹھائی اور کچھ فائدہ بھی نہ اٹھایا یعنی اپنے اندر کچھ تبدیلی نہ کی تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ (الحج: 12) کے سوا اور کیا ہے۔ یہ رمضان کا مہینہ بڑے انعامات کا، بڑے خوف کا مہینہ ہے۔ پس تم رمضان سے پہلے پہلے فیصلہ کر کے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اِتَّقُوْا رَبَّکُم کے ارشاد کی تعمیل کرو۔"

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 7۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اگست 1913ء)

رمضان میں آسودہ حال لوگوں کے لئے ایک سبق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

⁂......" رمضان ایک سبق ہے کہ تا وہ (یعنی امیر لوگ۔ مرتب) سمجھیں کہ جن کو بھوک ہوتی ہے اور جو پیاسے ہوتے ہیں ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ان کی بھوک اور پیاس کے دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان کے دلوں میں ہمدردی کا جوش پیدا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں بہت خیرات کرتے تھے۔ حتی کہ حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ رمضان میں صدقہ اس کثرت سے کرتے تھے جیسا کہ تیز ہوا چلتی ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان) آپؐ دوسرے ایّام میں بھی صدقہ کرتے تھے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں بالخصوص حضورؐ بہت صدقہ و خیرات سے کام لیتے تھے۔......

......اللہ تعالیٰ نے مومن کا ایک کام یہ بھی بتایا ہے وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا (الدھر: 9) وہ اللہ کی محبت کے سبب سے نہ ریاء کے طور پر کھانا کھلاتے ہیں۔ مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو چنانچہ وہ کہتے ہیں اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا (الدھر:10) کہ ہم جو تمہیں کھانا کھلاتے ہیں یہ محض اللہ کی خاطر ہے ہم تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتے نہ یہ چاہتے ہیں کہ آپ لوگ شکریہ کے طور پر جزاکم اللہ ہی کہیں مگر یہ کھانا کھانے والوں کا فعل ہے کہ جب ان پر کوئی احسان ہو تو اس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ پس وہ مومن کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس لئے آپ لوگوں کی کچھ خدمت کرتے ہیں کہ صرف اللہ راضی ہو جائے۔ اِن سبقوں میں سے ایک سبق خیرات بھی ہے......" (خطبات محمود جلد 5 صفحہ 510 خطبہ جمعہ فرمودہ 13/جولائی 1917ء)

رمضان کی برکات

⁂......" وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ اوّل تو انہیں مسلمان بنایا۔ دوسرے اتنی سمجھ دی کہ روزہ کی غرض کو سمجھیں۔ تیسرے اتنی صحت دی کہ روزہ رکھ سکیں۔ چوتھے اتنی عمر دی کے ایک اور رمضان کی برکات حاصل کر سکیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شکر کرنا واجب ہے۔ یہ مہینہ اپنے ساتھ بڑی بڑی برکتیں لایا کرتا ہے۔

پہلی عظیم الشان برکت تو یہی ہے کہ جن لوگوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے سارا سال نماز تہجد نصیب نہیں ہوتی اس مہینہ میں نصیب ہو جاتی ہے اور وہ لوگ جو صبح کی نماز سورج چڑھنے کے قریب پڑھتے ہیں ان کو بھی موقع مل جاتا ہے کہ رات کے وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور تہجد پڑھیں۔ چونکہ سب لوگ سحری کو اُٹھتے ہیں اس لئے سست آدمی بھی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں، یوں اگر انہیں اٹھایا جائے تو کوئی بہانے کریں۔ اصل بات یہ ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شور و غل میں نیند پورے طور پر نہیں آتی۔ رمضان کے مہینہ میں چونکہ عام طور پر لوگ اٹھتے ہیں اس لئے کاہل بھی اُٹھ بیٹھتے ہیں اور تہجد پڑھنے کا انہیں موقع مل جاتا ہے۔ گو تہجد نوافل سے ہیں اور رمضان کے روزے فرائض سے۔ بہت سی طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ فرائض تو ادا کر لیتی ہیں اور نوافل میں سستی کرتی ہیں۔ اور ایسا آج ہی نہیں کیا جاتا۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا کرنے والے موجود تھے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ: ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کتنی نمازیں فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک دن رات میں پانچ۔ پھر اس نے پوچھا: زکوٰۃ؟ آپؐ نے فرمایا: سال میں ایک دفعہ۔ پھر اس نے روزہ کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا سال میں ایک مہینہ۔ پھر حج کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: عمر میں ایک دفعہ۔ یہ سن کر اس نے کہا: خدا کی قسم! مَیں اسی طرح کروں گا نہ اسے کچھ بڑھاؤں گا اور نہ کم کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات جو اس نے کہی ہے اگر کر بھی لی تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(بخاری کتاب الصوم باب وجوب صوم رمضان)

تو معلوم ہوا کہ اُس وقت بھی ایسے لوگ تھے اور ایسی طبائع ہمیشہ سے چلی آتی ہیں۔ تہجد چونکہ فرض نہیں اس لئے اس کے پڑھنے میں سستی کی جاتی ہے۔ روزہ چونکہ فرض ہے اس لئے اس کے لئے سحری کو اٹھنا پڑتا ہے اور ساتھ ہی نفل پڑھنے کی توفیق مل جاتی ہے اور یہ ثواب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

دوسری برکت روزہ کا ثواب ہے۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ دار کا اجر مَیں ہی ہوں۔

(مسلم کتاب الصوم فضل الصیام و بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتم)

پھر اور بہت سے فوائد ہیں، انسان بہت سی ہلاکتوں

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں اُمّتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔

آج دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ اسلام کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ تائید و نصرت بھی جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

خلافت کی نعمت اسلام کے اوّل دور میں اُس وقت چھن گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔

جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 ؍مئی 2015ء بمطابق 29 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام فرینکفرٹ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے طریق پر چلنے والی ہوگی۔ اس کے ذاتی مفادات نہیں ہوں گے۔ وہ نبی کے کام کو آگے بڑھانے والی ہوگی۔ لیکن ایک عرصے کے بعد یہ خلافت جو راشد خلافت ہے ختم ہو جائے گی۔ یہ نعمت تم سے چھینی جائے گی۔ پھر ایسی بادشاہت قائم ہو جائے گی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 مسند النعمان بن بشیر حدیث:18596 عالم الکتب بیروت 1998ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف ادوار میں آنے والے مسلمان سربراہان حکومت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے۔ یہ بتاتے رہے کہ ان کا مقام خلیفہ کا مقام ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیتی ہے۔ انہی کا دور خلافت راشدہ کا دَور کہلاتا ہے۔ یعنی وہ دَور جو ہدایت یافتہ اور ہدایت پھیلانے والا دَور تھا جو اپنے نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چلاتے دیکھا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اس نظام کو چلایا۔ خاندانی بادشاہت نہیں رہی بلکہ مومنین کی جماعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء انہیں پہنائی۔ لیکن ان کے علاوہ باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے ہی پورا ہونا تھا کہ اس دنیاداری اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کو دیکھ کر وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا قیامت قائم

رہنے والی شریعت کے ساتھ بھیجا تھا اس کا رحم جوش مارتا اور خلافت علی مہاج نبوت کو دنیا میں دوبارہ قائم فرماتا۔ اور ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے وعدے کے مطابق اپنے رحم کو جوش دلایا۔ اس کا رحم جوش میں آیا اور ہمارے آقا ومولیٰ کی بات کو پورا فرماتے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علی منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں امّتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ خلافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علی منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ(الجمعة:4)۔ کی وضاحت میں جن بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس پیارے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریّا سے زمین پر لے کر آئے گا (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب قولہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ 4897) ہمیں اس کے ماننے والوں میں شامل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح ومہدی کو اپنا سلام پہنچانے کے لئے کہا تھا (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 182 مسند ابی ہریرۃ حدیث:7957 عالم الکتب بیروت 1998ء) ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ یہ فرض ادا کرنے والوں میں شامل ہوں اور پھر جماعت احمدیہ مبائعین پر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے بعد جاری سلسلۂ خلافت کی بیعت میں بھی شامل فرمایا۔

پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے ماننے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کرسکیں گے۔ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانا تھا اور اپنے ماننے والوں کے دلوں کو اس سے بھرنا تھا اور ہر احمدی یقیناً اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے دکھایا۔ لیکن اس ایمان کا قائم کرنا صرف آپ کی زندگی تک محدود نہیں تھا یا چند دہائیوں تک محدود نہیں تھا بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علی منہاج نبوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی تو پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تا قیامت زمین پر اپنی شان وشوکت سے قائم رہنا ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جُڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا اور اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے۔ اور اسی کام کی سرانجام دہی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے تا قیامت رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنے اس دنیا سے جانے کی غمناک خبر کے ساتھ یہ خوشخبری بھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ ’’قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے‘‘۔ فرمایا ’’کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفینِ دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لئے اس نے ایمان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمّم ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنّت ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو وہ لوگ بھی جانتے تھے جو جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فتنہ اٹھانے والوں کی باتوں کو رد کر کے خلافت سے وابستہ رہنا چاہتے تھے۔ ان کو پتا تھا کہ ہمارا ایمان قائم رہ ہی نہیں سکتا اگر ہم میں نظام خلافت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے ایمان میں پختگی کی وجہ سے آج ہم میں سے بہت سے جو اُن بزرگوں کی نسلوں میں سے ہیں نظام خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوشش اور قربانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر الزام لگانے والوں نے بڑے بڑے الزام لگائے لیکن جو آپ کے دل کی کیفیت نظام خلافت کو بچانے کے لئے تھی اس کی ایک جھلک مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے اور فتنوں سے بچنے کے لئے ہمیں تاریخ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ اسی طرح ایمان میں مضبوطی کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ یہ مضبوطی کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے وفات پائی تھی یعنی اس گھر میں جس گھر میں اس کے ایک کمرے میں میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں کہ ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ہو سکتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کر سکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے۔ یعنی مراد تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت تو آپ لوگوں نے کی تھی اور اب ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ کو اس سے آزادی ملی ہے یعنی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد اب آپ کہتے ہیں کہ ہمیں خلافت نہیں چاہئے اور ہم خلافت سے آزاد ہو گئے۔ حضرت مصلح موعود نے انہیں کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہو سکتی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہ تو بالکل بھی نہیں ہو سکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ ایک فرق ہے کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے اب تک اختیار کئے رکھا۔ یعنی خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کئے رکھی۔ لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں تو وہ چھوڑنی پڑے گی جسے چھوڑنا ہمارے عقیدہ اور مذہب کے خلاف ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کرلیں جو آپ نے آج تک اختیار کئے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لئے کون مفید ہو سکتا ہے سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ نظام خلافت قائم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واضح ارشاد جماعت کے سامنے تھا۔ جب یہ میٹنگ زیادہ لمبی ہوگئی۔ مولوی محمد علی صاحب ضد کرتے چلے گئے تو لوگوں نے دروازے پیٹنے شروع کر دیئے اور شور مچایا کہ جلدی فیصلہ کریں اور ہماری بیعت لیں۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دُور کر دیئے ہیں اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہئے کہ خلیفہ کون ہو۔ یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہئے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا۔ حضرت مصلح موعود نے کہا لیکن میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔ خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کرلوں گا جسے آپ یعنی مولوی محمد علی صاحب چنیں گے جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کرلوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤید یعنی خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ جو بدظنیاں کرتے رہتے ہیں میرے پے۔ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کو تیار ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام پیش کیا اور جماعت نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ بیعت لیں۔ آپ نے بڑا کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے غالباً کہا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام ونامراد کر دیا اور خلافت علی منہاج نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرما دی۔ اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے، دنیاوی عالم

بھی تھے، پڑھے لکھے بھی تھے، تجربہ کار بھی تھے، صاحب ثروت وحیثیت بھی تھے، انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے، قادیان سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔ لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کا تھا۔ جب یہ لوگ ہر طرح سے ناکام ہو کر قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔ جاتے ہوئے تعلیم الاسلام سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہو گا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 72 تا 75)

لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اپنے وعدے پورے فرماتا ہے۔ کس طرح اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرتا ہے۔ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی خوشخبری کو نہ صرف پورا فرماتا ہے بلکہ آج تک ہر روز ایک نئی شان سے پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ وہ دس سال کی بات کرتے تھے کہ اس سے پہلے ہی آریہ اور عیسائی یہاں قبضہ کر لیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں کی اپنی شان ہے۔ وہ دس سال بھی گزر گئے اور اس کے بعد بھی کئی دہائیاں گزر گئیں اور آج اس بات کو 101 سال ہو گئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند سو درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اور اب تو قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔ کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔ تبلیغ کے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بہت وسعت اختیار کر چکے ہیں اور پھر قادیان ہی نہیں دنیا کے بہت سے ممالک میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ جماعت کی کئی کئی منزلہ عمارتیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے رہی ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب کے افراد تک اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔ پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔

جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے مل کر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔ وہ خزانہ جس میں خلافت کے مخالفین نے ایک روپے سے بھی کم رقم چھوڑی تھی اور ہنستے تھے کہ دیکھیں اب کس طرح نظام چلے گا۔ اس خلافت سے وابستہ ایک ملک کی دو ذیلی تنظیموں نے آج ایک پانچ منزلہ وسیع عمارت تقریباً انیس کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت خرچ کر کے خریدی ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ ان کے نیک فطرت اس وقت بھی جب ان کو احساس ہوا اور آج بھی جب ان کو یا ان کی نسلوں کو احساس ہوتا ہے تو ان میں سے بھی جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہو رہے ہیں اور خلافت کے جھنڈے تلے آ رہے ہیں۔

پھر آج دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ جب دنیا میں اسلام کا نام بدنام کیا جا رہا ہے تو اسلام کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے۔ بعض واقعات حیرت انگیز ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ بھی جو تائید و نصرت اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔ ایک دو باتوں کا، واقعات کا مَیں یہاں ذکر کر دیتا ہوں۔

نائیجر افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ نو مبائعین کی ٹریننگ کلاس میں دس امام حضرات کے ساتھ ساتھ ایک گاؤں ووگونہ (Ougna) کے چیف بھی حاضر ہو گئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ امام صاحب کے بجائے آپ خود کیوں آ گئے ہیں؟ یہ کلاس تو امام حضرات کی ٹریننگ کے لئے ہے تو انہوں نے بتایا کہ مَیں جانتا ہوں کہ یہ اماموں کی کلاس ہے لیکن کل رات جب میں نے امام صاحب کو کلاس میں شامل ہونے کا پیغام دیا تو اس نے انکار کر دیا اور بتایا کہ مجھے شہر کے سنّی علماء جو وہابی تھے انہوں نے بتایا ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ یہ چیف کہتے ہیں کہ مجھے بڑی حیرانی ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ احمدی کافر کیسے ہو سکتے ہیں اور یہ کہ اگر یہ کافر ہیں تو ان کو گاؤں میں تبلیغ کرنے کی اجازت تو بحیثیت چیف میں نے دی ہے۔ اس لئے میں تو دوگنا کافر ہو گیا۔ اس لئے میں نے رات کو بہت دعا کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ کے رہنے والے اَن پڑھ لوگ ہیں، عقل نہیں۔ گاؤں میں رہنے والے یہ چیف زیادہ پڑھے لکھے بھی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف تھا سعید فطرت ہیں۔ کہتے ہیں میں نے رات بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرتے کرتے سو گیا۔ اس بات کی بڑے بڑے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔ پھر انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں پہلے آسمان سے ستارے اتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخصیت میرے گھر میں اترتی ہے اور اس گھر میں داخل ہوتے ہی یعنی اس شخص کے داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہو گئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہو گئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر اسے سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ۔ اَور میری آنکھ کھل گئی۔ مربی صاحب نے ان کو تصویریں دکھائیں۔ البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اپنی انگلی میری تصویر پہ رکھ کر کہا اور بار بار قسمیں کھا کر کہا کہ انہی کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اترتے دیکھا تھا اور انہی کی آمد سے میرا گھر روشن ہو گیا تھا۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سامبا باین (Samba Mbayen) ایک گاؤں ہے۔ جب وہاں تبلیغ کی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا گیا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے امام اور گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کے چیئرمین نے برجستہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آج وہ پہلی مرتبہ امام مہدی کی آمد کا سن رہے ہیں اور جب سے احمدیت کو دیکھا ہے بہت متأثر ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ صرف احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں کیونکہ ان کے پاس خلافت کی طاقت ہے جو سب کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ اور جب ان کو میرے بارے میں انہوں نے بتایا، تصویر دکھائی تو کہنے لگے کہ ہم اسے دیکھتے ہیں اور اس شخص کو مَیں روز ٹی وی پر دیکھتا ہوں اور پھر سارے افراد نے جو تقریباً تین سو پچاس کے قریب تھے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ تین مقامی زبانوں میں دیکھا تو کہا کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ کسی اور فرقے کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی جیسا کہ احمدی کر رہے ہیں اور آخر پر کہا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت پر قائم رہیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے کیونکہ سچا اسلام تو یہی ہے اور دوسرے مولوی ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔

پھر اب اسی دورے میں آخن (Aachen) کی اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر اور ہناؤ (Hanau) کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر مقامی لوگوں نے جو مختلف طبقات کے تھے، سیاستدان بھی تھے، کاروباری بھی تھے، ٹیچر بھی تھے اور دوسرے پڑھے ہوئے لوگ بھی تھے۔ مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ان میں سے بہت سوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک نے کہا کہ میری بہت سے احمدیوں سے واقفیت ہے اور احمدیت کے بارے میں مَیں سمجھتی تھی کہ بہت سمجھتی ہوں اور مجھے اس واقفیت کی وجہ سے بہت کچھ پتا ہے لیکن کہنے والے کو انہوں نے کہا کہ جو تمہارے خلیفہ کی باتیں سن کر مجھ پر اثر ہوا ہے وہ پہلے نہیں ہوا۔ مجھے اسلام کے متعلق حقیقت اب صحیح طور پر پتا چلی ہے جو دل میں اتری ہے۔ تو یہ فضل ہیں اللہ تعالیٰ کے جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

مَیں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ اپنی حالت کا مجھے علم ہے میری کوئی خوبی نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ یہ دوسری قدرت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کی تائید کے اظہار ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پس جو اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے وہ نشانات اور تائیدات دیکھتے رہیں گے۔ پس اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہیں۔ خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ خلافت کی نعمت اسلام کے اوّل دور میں اُس وقت چھن گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔ اگر ان شرائط پر عمل نہیں کریں گے جو خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں تو وہ محروم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

پس اس دنیا میں جہاں انسان کی مختلف ترجیحات ہیں اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں مادیت کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان مادیت کی چیزوں کو بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح دینی شروع کر دی ہے یا دیتے ہیں۔ دنیاوی فائدہ کے اٹھانے کے لئے غلط بیانی اور جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پس ایسے لوگ خلافت سے صحیح فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں جرمنی سے مجھے کسی نے خط لکھا کہ ان کا ایک زیر تبلیغ دوست تھا وہ سب مسائل اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائل ہو گیا۔ جب اس شخص نے اپنے دوست کو یہ کہا کہ پھر بیعت کر کے جماعت میں آ جاؤ تو کہنے لگا کہ میں بہت سے احمدیوں کو جانتا ہوں بعض میرے ارد گرد جو میرے قریبی ہیں جو ٹیکس چوری بھی کرتے ہیں۔ جو جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں، جو اور بھی غلط کاموں میں ملوث ہیں۔ تو میں تو بہر حال یہ سب غلط کام نہیں کرتا۔ میں ٹیکس بھی پورا ادا کرتا ہوں۔ اگر ٹیکسی چلاتا ہوں تو اس کے بھی پیسے پورے دیتا ہوں تو پھر مَیں کس طرح ان میں آ جاؤں۔ اس لئے ان سے بہتر ہوں باوجود اس کے کہ باقی تمہارے عقائد مان لیتا ہوں۔ گو اس کا یہ جواب غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو نہ مان کر وہ خود ملزم بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسے یہی کہنا ہے کہ تمہارے سامنے جو حقیقت آ گئی تو تم نے چند لوگوں کو دیکھ کر اس کا انکار کیوں کیا۔ تمہیں جو میرا حکم تھا تم نے وہ کیوں نہ مانا۔ لیکن ایسے احمدی اپنے غلط رویّوں سے دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہیں گے اور ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دُور ہٹا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام کرنے والے ہیں۔

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں تو انہوں نے پھر آپ کی جاری خلافت کے فیض سے کیا حصہ لینا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کام کرنے والوں اور عہدیداروں سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ یہ برکت جو آپ کے کام میں ہے یا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر کوئی ایک کوڑی کا بھی کام نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی بعض کاموں کے اچھے نتائج کو دنیاوی علم اور عقل اور محنت کی وجہ سمجھتا ہے تو یہ محض اس کی خوش فہمی ہے۔ دین کے نام پر کئے جانے والے کام میں خلافت سے علیحدہ ہو کر ایک ذرہ کی بھی برکت نہیں پڑے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں نے نتیجہ دیکھ لیا۔ روز بروز ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ ان کی مرکزیت ختم ہو رہی ہے۔ ان کا نظام بے سہارا ہو رہا ہے۔ پس یہ خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر رہی ہے اور بہتر نتائج نکل رہے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اس لئے دین کی ترقی کے لئے ہر کوشش کو اس نے خلافت سے وابستہ کر دیا۔

پس اگر کسی عہدیدار کے دل میں کبھی مَیں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے، نہ عقلمند کی عقل کام دے رہی ہے، نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے، اگر کسی عقلمند کی عقل، اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت، اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کر رہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان نتائج کا وعدہ ہے اور اس لئے وہ عطا فرما رہا ہے۔ دنیاداروں میں یا دنیاداری میں بیشک علم عقل اور ہنر کام دے سکتا ہے لیکن جماعت میں رہنے والے کو بہر حال بہترین نتائج کے لئے جماعتی کاموں میں خاص طور پر اپنے آپ کو خلافت کا تابع فرمان کرنا ہو گا۔

اسی طرح علماء کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے یعنی نئے ماننے والے اور نئے نوجوان اور بچے جنہیں خلافت کے ساتھ حقیقی تعلق کا اِدراک نہیں ہے تو وہ انہیں اس سے آگاہ کریں، اس بارے میں بتائیں۔ اسی طرح عہدیدار بھی ذمہ دار ہیں۔ بعض عہدیدار ایسے ہیں جو منتخب ہو کر عہدیدار تو بن جاتے ہیں لیکن دین کا انہیں کچھ پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عہدے کو بھی دنیاوی عہدے کی طرح سمجھتے ہیں۔ میرے سامنے جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں عہدہ ہے تو میں انہیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ عہدہ نہ کہو خدمت کہو اور اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ ایسے عہدیدار بھی ہیں یا ہوتے ہیں جو اپنی اہمیت کی طرف تو توجہ دلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہم عہدیدار ہیں لیکن خلافت کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ سال میں ایک یوم خلافت منا کر ہم نے فرض ادا کر دیا۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ جتنا زور جماعت کو خلافت سے تعلق کے بارے میں دیا جانا چاہئے اتنا نہیں دیا جاتا۔ اب میرے کہنے پر بعد میں جلسوں میں تقاریر تو شروع ہو گئی ہیں لیکن اس بات کو راسخ کرنے کی بہت ضرورت ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا خلافت سے تعلق بڑھاؤ۔ جو لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں وہ اپنی حالتوں میں بھی غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں کینیڈا سے تقریباً سو سے اوپر خدام اور امریکہ سے دو سو سے اوپر خدام مختلف عمروں کے مجھے لندن ملنے کے لئے آئے۔ ان میں نئے بیعت کرنے والے بھی شامل تھے۔ تین دن رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے تأثرات بالکل مختلف تھے۔ عجیب اخلاص اور وفا کا اظہار ان سے ہو رہا تھا جس کو دیکھ اور سن کر حیرت ہوتی ہے اور بعد میں جا کر بھی انہوں نے ان باتوں کا اظہار کیا اور اپنی ان حالتوں کی تبدیلی کا اظہار کیا۔ یہ عہد کیا کہ ہم نمازوں میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ جماعت کے ساتھ وابستگی میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ خلافت سے اپنے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اس سے پہلے نہ ان کو خلافت کے تعلق کے بارے میں اتنا بتایا گیا تھا، نہ ان کو تجربہ تھا۔ بیشک ذاتی ملاقات سے دونوں طرف سے ایک تعلق اور محبت کا خاص رنگ پیدا ہوتا ہے لیکن مختلف واقعات کے ذریعہ علماء اور عہدیدار خلافت کی اہمیت کو جماعت میں وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں تو ایمانوں میں مضبوطی اور مزید جِلاء پیدا ہوتی ہے۔ عہدیدار خلافت کے نمائندے کے نام پر اپنی اہمیت تو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں کہیں عہدیدار کھڑا ہو گا وہ کہے گا مَیں خلافت کا نمائندہ ہوں اور ان عہدیداروں میں مرد بھی شامل ہیں اور لجنہ کی صدرات بھی شامل ہیں اَور عہدیدار بھی شامل ہیں لیکن خلافت سے تعلق کو اس طرح انہوں نے ذہنوں میں نہیں ڈالا جس طرح ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ عہدیدار خلافت کی اہمیت اور تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے تو ان عہدیداروں کی اہمیت خود بخود بڑھ جائے گی۔ پس یہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں چاہے وہ مربیان ہیں، عہدیداران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا دست و بازو بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔ یہ تصور غلط ہے کہ ایک دفعہ کہہ دیا تو بات ختم ہو گئی۔ یہ نصیحت اور تعلق کے اظہار کا بار بار ذکر ہونا چاہئے۔

ایک خطبہ میں اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مربیان اور علماء کو ایک بڑی اہم نصیحت فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر مومن جو دین کا درد اور سلسلہ سے اخلاص رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی کے ساتھ دنیا میں قائم رہے اور اسلام کو وہی عزت پھر حاصل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئی تھی اور اس کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوششیں باطل اور رائیگاں نہ جائیں تو اس کا فرض ہے کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کر کے اس کام میں لگ جائے کہ ذہنی طور پر بھی جماعت کی اصلاح ہو جائے۔ ایسے لوگوں کا فرض ہے کہ جس طرح شادی کے موقع پر لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں (بعض جگہوں پہ رواج ہوتا ہے چھوارے بانٹے جاتے ہیں اور لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں) کہ اس میں چھوارے گریں۔ اسی طرح جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پا لے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 214-215)

اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی اور علماء اور عہدیداران کو بھی یہ توفیق دے کہ خلافت کی باتوں کو نہ صرف سننے والے ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں۔ یہ لوگ یوم خلافت پر صرف وفا کا اظہار کر دینا یا وفا کا اظہار کر کے یوم خلافت کی مبارکباد دے کر اپنے آپ کو فرض ادا کرنے والے نہ سمجھیں۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہم خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں۔

☆......☆......☆

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 5

تزکیۂ نفوس کے لئے ایک ناقابل خطا ہتھیار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''...... **تزکیۂ نفوس کے لئے سب سے بڑا ہتھیار، ناقابل خطا ہتھیار دُعا ہی ہے۔ نماز میں بھی دعا ہی ہے۔** سورہ بقرہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تزکیہ بتایا ہے اسے بھی دُعا پر ہی ختم کیا ہے اور نماز کے آخری حصہ میں بھی دعائیں ہی ہیں۔ پس تزکیۂ نفوس کیلئے پہلی چیز دُعا ہی ہے۔''

(منصب خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 49-48)

دعاؤں کی تاثیر

آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ **دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔**''

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

بلاشبہ دعا وہ آگ ہے جو ہر قسم کے گناہوں کو بھسم کر دیتی ہے اور یہ وہ پانی ہے جو تمام اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔

لیکن جیسا کہ قبل ازیں حضور علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ذکر گزر چکا ہے دعا محض چند لفظوں کو دہرانے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ اور اس کی بہت سی شرائط اور آداب ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس بارہ میں بہت سے نکات معرفت موجود ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور آپ کے خلفاء کرام نے دعا کی حقیقت، اس کی فلاسفی، اس کے آداب، اس کی شرائط اور اس کے تقاضوں وغیرہ متفرق امور پر قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنی تحریرات، خطبات، خطابات اور متفرق مواقع پر ارشادات و ملفوظات میں روشنی ڈالی ہے۔ یہ نہایت ہی اہمیت کا حامل مواد سینکڑوں بلکہ شاید ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں موجود ہے۔

ذیل میں نہایت اختصار کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و فرمودات میں سے ایک انتخاب ہدیۂ قارئین ہے جس میں دعا کی عظمت و اہمیت، اس کے آداب، اس کی اثر انگیزی اور قوت و تاثیر کا نہایت ہی پُر اثر بیان ہے۔

رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دُعا کرتے ہیں اور تمام نماز دُعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ **وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔**

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ **وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔** دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔

دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اُس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلّی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

غرض **دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔** اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرتِ احدّیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظِل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 224-222)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

❁ ......''اللہ جلّشانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ **جب کوئی شخص بکاء و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 315۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔** جو دعا...... عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے...... **اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 397۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 100۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**دعا بڑی عجیب چیز ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔**''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 693۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔** اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصّرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 522۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی** اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا...... **ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔** وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 21)

❁ ......''ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دعا کو ملحوظ نہیں رکھا۔ جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ **خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 617۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ **دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے، اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 202۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔**''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے ...... اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 615۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**دعا سے پہلے اسباب ظاہری کی رعایت اور نگہداشت ضروری طور پر کی جاوے اور پھر دعا کی طرف رجوع ہو۔**''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 89۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے۔ اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 622۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے اور دعا کرے۔** پھر اللہ تعالیٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو مَیں مانوں گا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 573۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی۔...... ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 100۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔**''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 436۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**دعا کی قبولیت میں تاخیر ڈالنے والے یا دعا کے ثمرات سے محروم کرنے والے بعض مکروہات ہوتے ہیں جن سے انسان کو بچنا لازم ہے۔**''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 287۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ **اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بُغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔**''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 170۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''یاد رکھو **جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔**''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 195۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**ظالم، فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی۔**''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 682۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''یاد رکھو کہ **دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متّقی نہ ہو۔**''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 130۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**قبولیت دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ شرط اوّل یہ ہے کہ اتّقاء ہو...... دوسری شرط...... دل میں درد ہو ...... تیسری شرط یہ ہے...... کہ وقتِ اصفیٰ میسّر آوے...... چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری مدّت دعا کی حاصل ہو۔**''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 536۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔** ہر روز دیکھنا چاہئے کہ **جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''**دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو۔ اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔**''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 589۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ **دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔** جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 232۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁ ......''ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں...... **عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔**''

''...... **اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے۔**''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 132۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......"دین و دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہئے۔"
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 273۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......"اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......"سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔"
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 30۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......"اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا کے ہی واسطے ہو۔"
(ملفوظات جلد 3 جلد 602۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......"خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔"
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 28۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......"سب سے اوّل ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ سے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں۔ وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 617۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

گناہوں سے نجات کے لئے حضور علیہ السلام کی بعض دعائیں درج ذیل ہیں:

❁......"یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری رہنمائی کر۔"
(ملفوظات جلد 7 صفحہ 226۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

❁......"ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں۔ تُو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔"
(اخبار "البدر" جلد 2 صفحہ 30)

❁......"مَیں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تُو آپ رحم فرما۔ مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے۔" (البدر جلد 3 صفحہ 41)

❁......"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"
(مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 4 صفحہ 5)

....

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہوتا ہے جسے وہ مومنین کی اصلاح و تربیت اور تزکیہ کے لئے استعمال فرماتے ہیں۔ اور اسی طرح جب مخالفین و معاندین کی طرف سے انہیں نابود کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں تو ان کے مقابل پر بھی وہ دعا ہی کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں مخالفوں کے منصوبے نامرادی کے انجام کو پہنچتے ہیں۔

....

تاریخ انبیاء اس بات پر شاہد ہے کہ کس طرح نبیوں کی دعاؤں نے قادر خدا کی تجلّیات دنیا پر ظاہر فرمائیں۔ زُمرہ انبیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ اور ارفع مقام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث کئے گئے جو صدہا قسم کی بدیوں اور برائیوں اور طرح طرح کے مفاسد میں مبتلا تھی۔ لیکن اس مزکّیٔ اعظم نے چند سالوں میں ان کی زندگیوں میں ایک عظیم الشان پاک انقلاب پیدا کر دیا۔ وہ زمینی سے آسمانی بن گئے۔ وہ جو آہو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خدائے رحمان کی محبت میں فانی بنا دیا۔ کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تھے جو آپ کی دعاؤں اور قوت قدسیہ کے طفیل خدائے رحمان سے ہمکلام ہو گئے۔

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے اس حیرت انگیز عظیم الشان پاکیزہ انقلاب کا راز دعا ہی کو قرار دیا ہے۔ آپ دعا کی ماہیت اور اس کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"**دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہے۔** سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمّت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّ شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ ...... اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ **کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی** بِاذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤیّد مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ **اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیا سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دُعا ہے** اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوُا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَ اَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ"۔
(برکات الدعا۔روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11-9)

....

حضور علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں:

صَادَفْتَھُمْ قَوْمًا کَرَوْثٍ ذِلَّۃً
فَجَعَلْتَھُمْ کَسَبِیْکَۃِ الْعِقْیَانِ

تُو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تُو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

کَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَہٗ فِی الدِّیْنِ کَالنَّشْوَانِ

بہت سے تھے جو لبالب خم لنڈھا جاتے تھے سو تُو نے ان کو دین میں متوالے بنا دیا۔

کَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِیْدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْکَ مُحَدَّثَ الرَّحْمَانِ

کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہمکلام ہو گئے۔

کَمْ مُسْتَھَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَہٗ جَذْبًا اِلَی الْفُرْقَانِ

بہتیرے معطّر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے سو تُو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

اَحْیَیْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَۃٍ
مَاذَا یُمَاثِلُکَ بِھٰذَا الشَّانِ

تُو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے؟

تَرَکُوْا الْغَبُوْقَ وَ بَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِہٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَیْلَۃِ الْاَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی لذّت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذّت سے بدل دیا۔

....

مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ بالکل سچ ہے کہ **مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ اُن کا استجابتِ دعا ہی ہے۔** جب اُن کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدّت سے بیقراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سنتا ہے اور اُس وقت اُن کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ **خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔**

خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اُس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ اُن کو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ **کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا اُن لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اُس کے ہو جاتے ہیں۔** وہ اُن کے لئے عجائب کام دِکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوّت دِکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اُٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اُس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پَردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دِکھلانے والی یہی قوم ہے"۔
(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 21-20)

.... (باقی آئندہ)

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے
مارچ۔اپریل 2015ء میں شائع شدہ چند نئی کتب

قرآن مجید (سادہ): یسرنا القرآن کی طرز پر کھلے اور بڑے حروف واضح اعراب کے ساتھ 601 صفحات پر مشتمل سادہ قرآن مجید اعلیٰ کاغذ اور عمدہ پرنٹنگ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ بچوں کو سکھانے اور تلاوت کرنے کے لحاظ سے بہت آسان ہے۔

اربعین اطفال: تعلیمی و تربیتی لحاظ سے نہایت جامع چالیس منتخب احادیث دو دو تین تین لفظ پر مشتمل مجموعہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مرتب فرمایا ہے۔ ان کا یاد کرنا بچوں کے لئے نہایت آسان اور بابرکت ہے۔ یہ کتابچہ خوبصورت ٹائٹل اور عمدہ کاغذ و پرنٹنگ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ مختصر تشریح بھی شامل ہے۔

سرّ الخلافہ (اردو ترجمہ): سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے عظیم الشان قلمی جہاد فرمایا۔ آپ نے 80 سے زائد کتب عربی، اردو، فارسی میں تحریر فرمائیں۔ یہ کتب خاص خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے لکھی گئیں۔ اہل عرب کو پیغام حق پہنچانے کے لئے حضور علیہ السلام نے 1894ء میں فصیح و بلیغ عربی میں ایک کتاب سرالخلافہ نام سے تصنیف فرمائی جس میں خلافت راشدہ کے بارہ میں تفصیلی بحث فرمائی۔ نیز صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے اور عقیدہ ظہور مہدی کا ذکر کر کے اپنے دعویٰ مہدویت پر شرح و بسط سے بحث کی ہے۔ اردو دان طبقہ علم و معرفت کے اس چشمہ سے محروم تھا۔ اب اردو ترجمہ عربی متن کے ساتھ پہلی بار شائع کیا گیا ہے جو 254 صفحات پر مشتمل ہے۔

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ جرمنی 2015ء۔ از صفحہ 2

طرح مضبوط ہو رہی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ چھ ملین ڈالر روزانہ ان کی کمائی ہے اور infrastructure کے اوپر یا جو سٹاف انہوں نے رکھا ہوا ہے یا payment کرتے ہیں، اس کا خرچ ایک ملین ڈالر ہے باقی پیسے کما رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ پیسے کہاں سے آرہے ہیں۔

اب دیکھیں ایران پر پابندیاں لگاتے ہیں، ایران جو ایک Established پرانا ملک ہے اس کی economy ہے۔ ان کا ایک سسٹم ہے ایک infrastructure ہے، دنیا کے ساتھ تجارت ہے اور تعلقات ہیں۔ اس کے باوجود جب پابندیاں لگتی ہیں تو ان کی تیل کی پیداوار کی شرح کم ہو کر 70 فیصد سے نیچے چلی جاتی ہے۔ لیکن ISIS کی نہیں جاتی۔ ان کا تیل اسی طرح سمندروں میں جا رہا ہے اور crude oil بوتل میں بھر کے car boot میں لے جا کر تو نہیں export ہوتا۔ کسی ٹینکر پر ہی جاتا ہے۔ آئل ٹینکر جاتے ہیں، بڑے بڑے vessel ہوتے ہیں۔

پس اصل بات یہی ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ کوئی فتنہ اسلام کے اندر پیدا ہوتا رہے اور یہ اصل میں منافقین کا فتنہ ہے۔ جو پہلے دن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی پیدا ہؤا اور بعد میں ذرا بڑھ کے ہؤا اور اب پھر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور یہ لوگ اسلام کے ہمدرد نہیں اسلام کے مخالفین ہیں اور بڑی طاقتوں کے ہاتھوں میں بیوقوف بن رہے ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ ان کو پیسہ مل رہا ہے۔

ایک سنجیدہ طبقہ بھی ہے جو چاہتا ہے کہ ہم اسلام کی کوئی خدمت کریں تو یہ لوگ وہاں جاتے ہیں، یورپ سے بھی اور یوکے سے بھی اور مختلف جگہوں سے، آسٹریلیا سے بھی امریکہ سے بھی، جواب سب radicalise ہوتے جا رہے ہیں۔ آسٹریلیا سے پچھلے دنوں خبر تھی۔ کچھ لوگوں کو احساس ہؤا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے اب وہ واپس آنا چاہتے ہیں لیکن اب واپسی کا راستہ کوئی نہیں۔ trap ہو گئے ہیں۔ یا لڑائی کر کے مر جاؤ یا جو ہم کہتے ہیں اس کے مطابق dictate ہوتے رہو یا باہر نکلنے کی کوشش کرو تو تب بھی مر جاؤ۔ کوئی راستہ نہیں ہے۔ بس وہیں کے وہیں رہ گئے۔ اب ان لوگوں نے پیغام بھیجے ہیں۔

اِسی طرح پچھلے دنوں ایک ایڈریس میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا کہ ایک فرنچ جرنلسٹ کو آزاد کر دیا گیا تھا وہ آیا اُس نے دنیا کو بتایا کہ انہوں نے کہا ہمیں نہیں پتا قرآن کیا کہتا ہے، حدیث کیا کہتی ہے۔ اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں تو یہ پتا ہے کہ ہم کیا کہتے ہیں۔ اور ابھی ان کی لیڈر شپ بھی پتا نہیں کون ہے۔ پہلے ابوبکر بغدادی کا نام لیا جاتا تھا۔ پھر جو سیکنڈ اِن کمانڈ تھا، پچھلے دنوں امریکہ نے اعلان کیا کہ ہم نے اُس کو بھی مار دیا۔ اب تیسرا کون آیا؟ یا اس قسم کے کئی ہیں۔ اور اُن کے نام کا فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے یا پھر اُس کی پچھلی ڈوری کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ ڈوری ہی ہے بس ہلانی ہے، کبھی اِدھر لے گئے کبھی اُدھر لے گئے۔

حضورِانور نے فرمایا: آپ کہتے ہیں کہ قصوروار کون ہے؟ مسلمانوں کے یہ گروہ قصوروار ہیں اور یہ تو صرف گروہوں کی حد تک ہے۔ پھر حکومتوں کی طرف آجائیں۔ حکومتیں بھی مغرب کی طرف دیکھتی ہیں۔ بڑی طاقتوں کی طرف دیکھتی ہیں۔ اور بڑی طاقتیں ہی اُن کی ڈوری کھینچ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سعودی عرب کے بادشاہ نے ابھی اپنی طرف سے بڑی جرأت دکھائی ہے کہ وہاں امریکہ نے چھ سات ہیڈ آف سٹیٹ کی میٹنگ کال کی تو کہا کہ میں نہیں جاؤں گا اپنا نمائندہ بھیجوں گا۔ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ واہ واہ کمال ہو گیا۔ لیکن لوگوں کو پتہ نہیں، وہ تو بیمار آدمی ہے، مریض ہے اُس کو پتا ہی کچھ نہیں کہ ہو کیا رہا ہے۔ اس نے سب کچھ ہی بدل دیا ہے۔ جس کو بھیجا ہے وہی طاقتور چیز تھی اور وہ امریکہ چلا گیا ہے۔ یہ بھی لوگوں کی غلط فہمیاں ہیں کہ وہ اُن کے سامنے بڑا کھڑا ہؤا ہے، کچھ بھی نہیں کھڑا ہؤا۔ امریکہ کے جُوا خانے (casinos) اِن کے سر پہ چل رہے ہیں۔ اور اِن کی اپنی ریاست امریکہ کے سر پہ چل رہی ہے۔ اِن کی باگ ڈور اسرائیل کے ہاتھ میں ہے۔ اب اسرائیل سعودی عرب کو کہتا ہے شاباش ایران پہ حملہ کرو اور شیعوں کو مار دو۔ تو یہ سب ظلم ہو رہا ہے۔

حکومتیں بھی اِن بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں ہیں اور وہ طاقتیں نہیں چاہتیں کہ کوئی ملک develop کرے۔ مجھے ایک عزیز نے آکر بتایا کہ قطر میں بڑی development ہو رہی ہے۔ میں نے کہا فکر نہ کرو بیروت بھی ایک زمانہ میں پیرس کہلاتا تھا۔ بغداد بھی ایک زمانہ میں یورپ کہلاتا تھا اور لوگ کہتے تھے واہ واہ اِن کو تو کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ انہوں نے ایسی ترقی کر لی۔ لیکن اب دیکھو ان دونوں ملکوں کا کیا حشر کیا ہے۔ میں نے کہا کہ جب اِن کو پتا لگے گا کہ قطر کی بھی لبنان اور بغداد کے برابر development ہو گئی ہے تو پھر اُس کو ایسا ماریں گے کہ پتہ چل جائے گا۔ اس لئے آپ کسی بھی خوش فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔

۞......جرنلسٹ کے سوال کہ کچھ عرصہ سے دنیا Boko Haram اور ISIS کی خلافت کے بارے میں سنتی ہے مگر خلافت احمدیہ اور ان دوسری خلافتوں کے بارہ میں جو کہ جرمن سنتے ہیں کیا فرق ہے؟ کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے، یہ تو نئی خلافت نہیں۔ Boko Haram والے claim کرتے ہیں کہ ہم خلیفہ ہیں۔ ISIS والے یہ claim کرتے ہیں کہ ہم اسلام کے خلیفہ ہیں۔ سعودی بادشاہ یہ کہے یا نہ کہے اس کے دل میں یہی ہے کہ میں خلیفہ ہوں۔ مراکش (Moroco) میں جو بادشاہ ہے وہ خلیفہ ہی کہلاتا ہے، اس کو خلیفہ سمجھتے ہیں۔ پھر اس سے قبل جب تک اسلام کا زوال نہیں ہؤا، downfall نہیں ہؤا، اُس وقت تک سلطنتِ عثمانیہ میں بھی ایک خلافت چل رہی تھی۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اب کوئی خلافت نہیں، اب میں آگیا ہوں اور چند سال بعد ہی ان کی یہ خلافت ختم ہوگئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے کے اصول اور ضوابط ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اسلام تو بڑی حکمت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور جب حکمت کی تعلیم دیتا ہے تو پھر ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے جو حکمت کے مطابق نہ ہو۔ اب کوئی بھی حکومت قائم کرنی ہو تو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک دم آپ کھڑے ہوں اور اعلان کر دیں کہ مَیں بادشاہ ہوں اور سب آپ کے پیچھے ہو جائیں یا چلے جائیں۔ دنیاوی حکومتیں بھی اس طرح کی ہوتی ہیں پہلے ایک گروپ بنتا ہے، پھر آہستہ آہستہ اس کی development ہوتی ہے، لیکن وہ تو ہوتی ہی dictatorship ہے۔ پھر وہ طاقت (might is right) کے اصول پر چلتی ہے۔ پھر دنیاوی حکومتیں لے لی بھی جاتی ہیں، بادشاہ دوسرے ملک پر حملہ کرتے ہیں اور حکومتوں پر قبضہ کرتے ہیں۔

پس اسلام حکمت کا مذہب ہے۔ اسلام نے ہر بات کی ایک دلیل دی ہے۔ اسلام نے بنیادی طور پر کہا کہ خلافت کا تعلق نبوت کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے نبوت ہے، پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔ اُسی طریقہ پر چلنے والی خلافت ہے جو نبوت کے اصول پر چلے گی۔ نبوت کا اصول کیا تھا؟ نبوت کا اصول یہی تھا کہ انصاف کرو، عدل کرو، خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آؤ، رحم کرو۔ اگر ظلم ہی ظلم تھا تو اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو رحمان اور رحیم نہ کہتا۔ اگر ظلم ہی ظلم تھا تو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین نہ کہتا۔ اسلام میں جہاں پہ جنگیں بھی ہوئیں تو اُس کی دلیلیں قرآنِ کریم میں لکھی ہیں، بغیر دلیل کے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ قرآنِ کریم نے تو کہا کہ تم بلا وجہ حملہ نہ کرو اور تلواریں نہ چلانی شروع کر دو۔ پہلے دوسرے فریق سے پوچھ لیا کرو کہ تم کیا چاہتے ہو؟ جنگ چاہتے ہو یا صلح چاہتے ہو؟ تمہارے اُوپر کوئی جنگ نہیں ٹھونستا۔

فرمایا: قرآن کریم تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جو تمہیں سلام کر دیتا ہے اُس کو بھی یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ تو خلافت عطا ہونے کے بھی کچھ اصول ہیں، تو اسی اصول کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا پہلے نبوّت ہے۔ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔ پھر اس کے بعد باوجود اس کے کہ اسلام کی حکومت ہوگی اور بادشاہ اپنے آپ کو خلیفہ کہیں گے لیکن وہ بادشاہت ہوگی۔ پھر اِس سے آگے جابر بادشاہت ہوگی، شدت پسند بادشاہت ہوگی۔ پھر وہ زمانہ آئے گا، جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوگا۔ اور پھر دوبارہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اب یہ جو دوسرے لوگ ہیں خلافت کے دعویدار ہیں، یہ تو ملوکیت اور بادشاہت اور جابر بادشاہت کے اوپر عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے تو اِس اصول کو تو مانا نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی حدیث میں بیان فرمایا تھا۔ تو وہ اصول یہ تھا کہ ایذا رساں بادشاہت اور جابر بادشاہت کے بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آتے اور اُن کے بعد خلافت قائم ہوتی اور پھر خلافت اسلام کی تعلیم کو جاری کرتی۔

اگر تلوار چلا کر دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے تو وہ جو نہیں مانتا، اُس کو قتل کرتے چلے گئے۔ عیسائیوں کو مار دیا۔ ایک خونی مہدی آئے گا، مسیح موعود بھی آئے گا اور تلواریں بھی چلائے گا۔ مسیح موعود سؤروں کو بھی قتل کرے گا۔ دونوں اکٹھے ہو جائیں گے پھر ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے تو پیچھے رہ کون جائے گا۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے مختصراً خلاصۃً بیان کر رہا ہوں۔

اصل اصول یہی ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی خلافت وہ ہوگی جو میرے مہدی کے آنے کے بعد قائم ہوگی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء بھی کہا ہے۔ پس بغیر نبوت کے خلافت ہو نہیں سکتی۔ خلفائے راشدین تو چار ہو گئے۔ اب یہ بغدادی صاحب ہیں کیا یہ پانچویں خلیفہ ہیں؟ پھر پچھلے چودہ سو سال میں تو کوئی خلیفہ نہ ہؤا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اصول وہی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جابر بادشاہت کے بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنا تھا اور پھر اُس کے ذریعہ سے آگے خلافت قائم ہونی تھی جو نبوت کی بنیاد پر اُسی طریق پہ اور اُنہی اصولوں پہ چلنی تھی جن پر پہلے خلافت راشدہ چلی۔ پس یہ فرق ہے کہ ہم تو اسلام کی تعلیم کے مطابق عمل کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ میں اصول وقواعد کے ذریعہ خلافت ہے۔ یہ نہیں کہ میں کھڑا ہو گیا تو میں نے اعلان کر دیا کہ میں خلیفہ ہوں اور آپ نے میری بیعت کر لی۔ میں تو بچتا تھا خلافت نہ ہی ملے تو اچھی بات ہے۔ مجھے تو زبردستی کھینچا گیا۔ جو دنیاوی خلافت ہے وہ زبردستی کھینچی جاتی ہے اور جو حقیقی خلافت ہے وہ زبردستی دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ڈال کے دی جاتی ہے۔

۞......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اتنی زیادہ تنظیمیں ہیں ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔ تو آپ کے پاس کوئی غیر مسلمانوں کے لئے مشورہ ہے کہ وہ حقیقی مسلمانوں کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ ہر کوئی کہے بیشک ہم مسلمان ہیں۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ جو کہتا ہے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه مُـحَـمَّـدٌ رَسُوْلُ اللّٰـه وہ مسلمان ہے۔ باقی رہا حقیقی کون ہے اور کون نہیں تو اس کے لئے پھر ہمیں اُس کے پاس جانا پڑے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تعلیم کے ساتھ بھیجا۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ جس طرح پہلے یہودیوں کے بہتّر (72) فرقے تھے یہاں اسلام میں تہتّر (73) فرقے ہو جائیں گے۔ اور جو تہتّرواں فرقہ ہوگا وہ جماعت کے ساتھ قائم ہوگا۔

یہ فرقے کس طرح بنے۔ مین (Main) فرقے تو دو (2) ہیں۔ سنّی ہیں یا شیعہ ہیں۔ اب ان میں بھی subdivision ہو گئی ہے۔ اب سنّیوں میں چونتیس پینتیس فرقے ہیں۔ شیعوں میں بھی اتنے ہی فرقے ہیں۔ جو اصل فقہ ہیں جس کے اوپر چلتے ہیں وہ تو چار ہیں، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی لیکن فرقے بہتّر (72) ہیں۔ ہر مولوی جو ہے اس نے فرقہ بنا لیا ہے۔ اس بارہ میں مَیں نے کچھ ہفتے پہلے ایک خطبہ میں بھی بتایا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کچھ حوالے تھے کہ کس طرح ہر ایک مولوی جو کہتا ہے میرا یہ مذہب ہے۔ گو عام آدمی جب یہ کہتا ہے کہ میرا یہ مذہب ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں اس چیز کو مانتا ہوں، اس فرقہ کو مانتا ہوں۔ لیکن وہاں جب مذہبی لیڈر بن کے کوئی کہتا ہے کہ میرا یہ مذہب ہے تو مطلب ہے کہ تم میرے پاس آجاؤ، اُس دوسرے مولوی کو چھوڑ دو۔ یہ میری مسجد اور یہ میرا مذہب ہے۔ وہ تمہاری مسجد اور تمہارا مذہب ہے۔ اور پھر ایک دوسرے کو گالیاں دو اور ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں نہ پڑھو۔ کافر تو یہ ہر ایک دوسرے کو کہتے ہیں۔ کسی کو کافر کہنا کسی کا حق نہیں۔ جس نے کلمہ پڑھا وہ مسلمان ہے۔ ہاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو نہیں مانتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ بہر حال انکار کرنے والا ہے۔ اور اس لحاظ سے کفر کا مطلب انکار کرنا بھی ہوتا ہے یعنی کسی بھی ذات کا انکار کرنا۔

۞......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعتِ احمدیہ کو بطور ایک اصلاحی سلسلہ دیکھا جاتا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ نے کونسی اصلاحات فرمائیں؟

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ یہ تو آپ کی definition ہے کہ اصلاحی سلسلہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ نہ تو اللہ نے یہ کہا، نہ اُس کے رسول نے یہ کہا کہ صرف اصلاحی سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ میں یہ فرما دیا ہے کہ جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا ہے اس دین پر قائم

رہنے والے آخرین میں سے کچھ لوگ ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ گیا ہو تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے یعنی مسیح موعود کو ماننے والے واپس لائیں گے۔ تو اس طرح جب دین کو صحیح طور پر قائم کر دیں تو پھر دین کے دو بنیادی کام ہوتے ہیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ دو کام یہ ہیں کہ اوّل بندے کو خدا سے ملانا۔ دوسرا انسانوں کے حقوق ادا کرنا۔ جب انسان خدا سے ملتا ہے اور خدا کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ برائی کر ہی نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو، مسافروں کا خیال رکھو، اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو، اپنی بیویوں کا خیال رکھو، اپنے بچوں کی تربیت صحیح کرو اور اس طرح بے شمار ہدایات ہیں۔ تو یہ خیال رکھنا یہی ہے کہ اپنی اصلاح کرو اور ان کا خیال کرو اور یہ اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک حقیقت میں اپنے خدا کو نہیں مانو گے۔ جب انسان کسی کام کو کرتا ہے جیسے اس ملک میں بہت سارے لوگ چوری سے بچتے ہیں یا ڈرتے ہیں یا کسی علاقے میں نہیں جاتے تو اس لیے ایسا کرتے ہیں کہ انہیں پولیس سے یا قانون سے خوف ہے۔ اگر آپ یہاں انہیں کھلی اجازت دے دیں اور کوئی قانون نہ ہو، کوئی لاء اینڈ آرڈر نہ ہو تو پھر یہی ہوگا کہ ہر ایک کے اخلاق بھی گر جائیں گے۔ تو جب اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی انسان سب کچھ کر رہا ہوگا، اس کے حق ادا کر رہا ہوگا تو پھر اس کے حکم کے مطابق دوسروں کے حقوق بھی ادا کرے گا۔ تو یہ اصلاحی سلسلہ اس لیے ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ ہمارا دین ایک کامل اور مکمل دین ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاتا ہے اور دنیا میں لوگوں کے حقوق بھی دلواتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لاء اینڈ آرڈر پر مجھے یاد آیا کہ پچھلے دنوں میں پاکستان سے کسی نے مجھے ایک اخبار کی کٹنگ بھیجی تھی جس میں ایک جلوس نکل رہا ہے اور انہوں نے ہاتھوں میں سیمی آٹو میٹک رائفلیں پکڑی ہوئی ہیں اور وہ پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ اور نیچے Caption یہ ہے کہ یہ گھوٹکی کے علاقے کے ڈاکو ہیں جو یہ protest کر رہے ہیں کہ پولیس ہم پر ظلم کرتی ہے اور ہماری تو اتنی کمائی نہیں لیکن یہ ہم میں سے ہر ایک سے مہینہ یا دو مہینے کا ایک ایک لاکھ لے رہی ہے۔ اور پولیس کے ایس پی صاحب بجائے اس کے کہ ان کو پکڑیں اور جیل میں ڈالیں کہ تم جو protest کر رہے ہو کہ تم لوگوں کو لوٹتے ہو اور پھر تم اپنی صفائی نہیں پیش کر رہے کہ ہم لوٹتے نہیں بلکہ اقرار کر رہے ہیں کہ ہماری لوٹ کا مال اتنا نہیں جتنا پولیس ہم سے لے رہی ہے۔ تو تم لوٹ تو رہے ہو خواہ تھوڑا یا زیادہ، اس لیے سب کو جیل میں بند کرنے کی بجائے، ایس پی صاحب بیان دے رہے ہیں کہ یہ ڈاکو غلط بیان دے رہے ہیں۔ ہم ان سے اتنے پیسے نہیں لیتے۔ تو جب لاء اینڈ آرڈر کی یہ صورتحال ہو جائے تو پھر اصلاح کیا ہونی ہے۔

ہم جو اصلاح کی بات کرتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ اسلام کے دو اصول ہیں۔ خدا کی عبادت کرنا، اس کا حق ادا کرنا اور بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ جب بندوں کے حقوق ادا ہوں گے تو وہی اصلاحی چیز بن جائے گی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں بلکہ یہیں ایک دفعہ کسی جگہ سے پروفیسر صاحب آئے تھے ان کو بھی بتایا تھا کہ ایک مرتبہ ماؤزے تنگ کے زمانے میں پاکستان کے منسٹرز کا وفد چین کے دورے پر گیا اور اس نے پوچھا کہ آپ نے بہت ڈویلپمنٹ کر لی ہے، آپ نے اتنا ریفارم کس طرح کر لیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ تم مجھ سے کیوں پوچھتے ہو؟ جاؤ اور اپنے رسول کی کتاب پڑھو اس میں کھول کر ساری باتیں لکھی ہیں۔ تم ان پر عمل کر لو تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تو قرآن کریم اصلاحی کتاب ہے۔ مذہب کے ساتھ اصلاح بھی کرتی ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جب ہم حقیقی مسلمان بن جائیں گے تو ہماری اصلاح بھی ہو جائے گی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کے قابل بھی ہو جائیں گے۔ دو دن قبل آخن میں آپ کے کئی ممبرز آف پارلیمنٹ اور دیگر احباب نے کئی باتیں کیں تو میں نے انہی باتوں کو قرآن کے حوالے سے بتلا دیا تو اس پر کومنٹس جو مجھے ملے کہ یہ تعلیم ایسی اعلیٰ ہے کہ ہر ایک کو اسے اپنانا چاہیے۔ پس یہی اصلاح ہے جو ہم نے کرنی ہے اور یہی اصلاح ہے جو اسلام کرتا ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے اندر احمدیہ جماعت ہی ہے جو کہتی ہے کہ جس کا انتظار تھا وہ آ گیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ اگر سارے ہی کہنے لگ جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے کہ ایک فرقہ ناجی ہے اور دوسرے ناری ہیں۔ یہ ہونا تھا اور یہ پیشگوئی بھی پوری ہونی تھی۔ وہ لوگ جو یہ realize کر رہے ہیں جس نے آنا تھا آ گیا ہے اور اسلام کی اصل تعلیم یہی ہے تو ایسے لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ لندن کا LBC ریڈیو ہے۔ اس کی ایک بڑی مشہور صحافی نے میرا انٹرویو کیا تھا۔ شاید آپ نے بھی سن لیا ہو، اس کو میں نے یہی کہا تھا کہ جب یہاں سے دس بیس آدمی ISIS میں جاتے ہیں تو تم اس کا کتنا پروپیگنڈا کرتے ہو اور اخباروں میں اشتہار دیتے ہو اور جو لاکھوں آدمی اپنی اصلاح کر کے امن پسند ہونے کے لیے جماعت میں ہر سال شامل ہوتے ہیں ان کا تم اخباروں میں کوئی ذکر نہیں کرتے۔ تم جو کہتی ہو کہ تم بڑی انصاف پسند ہو تو ہمارا جلسہ آ رہا ہے اس میں بیعتوں کا اعلان ہوگا تم ان کی ریڈیو پر خبر دینا۔ پھر مَیں دیکھوں گا کہ تم کتنی انصاف پسند ہو۔

پس پیشگوئی کے مطابق یہ تو ہونا تھا اسی لیے وہ لوگ جو یہ realize کر رہے ہیں وہ شامل بھی ہو رہے ہیں۔ اب آپ کے والدین، باپ دادے بھی تو کسی زمانے میں کسی وجہ سے ہی احمدیت میں شامل ہوئے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ایک منٹ میں ایسا ہو جائے تو ایسا نہیں ہوا کرتا۔ بعض دفعہ تبلیغ کے ذریعہ اور بعض دفعہ نشانات کے ذریعے سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی کہ طاعون کی وبا پھوٹے گی، زلزلے آئیں گے اور یہ میرے زمانے کے نشانات ہیں اور پھر یہ سب آئے بھی تو اس زمانے میں masses (گروہوں) کی صورت میں لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ طاعون کے بعد روزانہ چار سو پانچ سو بیعتیں ہوتی تھیں۔ تو اس لیے لوگ شامل ہوتے تھے۔ ابھی بھی جہاں جہاں نشانات دیکھتے ہیں وہاں ہوتے ہیں۔ افریقہ کی رپورٹس آتی ہیں۔ بعض دفعہ مَیں ذکر بھی کر دیا کرتا ہوں۔ لوگ نشان دیکھتے ہیں اور پورے کا پورا گاؤں احمدی ہو جاتا ہے۔ دو دو سو، چار چار سو گھر احمدی ہو جاتا ہے۔ دو چار سو گھر کا مطلب ہے ہزار بارہ سو آدمی۔ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں، چھوٹے قصبے ہیں، ٹاؤن ہیں سب احمدی ہو جاتے ہیں۔ پس شامل ہو رہے ہیں۔ ایک دن میں تو دنیا نے قبول نہیں کر لینا۔ اسلام بھی دنیا میں ایک دن میں تو نہیں پھیلا تھا۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ غلبہ جس کی پیشگوئی ہے یہ تبلیغ کے ذریعہ سے ہوگا یا آپ کہتے ہیں کہ کسی catastrophical event (قدرتی تباہی یا جنگ) کے ذریعہ سے ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ تبلیغ تو ہمارا کام ہے۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ تبلیغ کا حکم تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ پس تبلیغ تو کرنی ہے لیکن اگر تبلیغ کے بعد دوسرے ظلم پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو پھر نشانات بھی نازل ہوتے ہیں اور یہ مخالف لوگ اِن چیزوں کو مانتے ہیں۔ ابھی پاکستان میں جب سیلاب آیا تھا، زلزلے آئے تھے تو غیر احمدی مولویوں نے خود کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جو ہمارے اوپر آیا ہے اور ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم کہاں غلط ہیں۔ لیکن یہ بھی ساتھ کہہ دیا کہ قادیانیوں کی بات نہیں ماننی۔ اگر بات نہیں ماننی تو پھر عذاب ہی آنے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا وقت رکھا ہوا ہے۔ تبلیغ ہمارا کام ہے۔ دعا ہمارا کام ہے اور اسی سے یہ غلبہ ہونا ہے اور اگر اس سے یہ نہیں مانیں گے تو بعض جگہوں پر پھر عذاب بھی آتے ہیں اور عذاب انہیں توجہ دلاتے ہیں۔ اس لئے مَیں جامعہ کے لڑکوں کو یہی کہا کرتا ہوں کہ ہمارا کام ہے تبلیغ کرنا اور لوگوں کو بتانا ہے کہ یہ حقیقی راستہ ہے۔ اگر اس طرف نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی آ سکتا ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ، اوباما نے state of the union میں ایک تقریر کے دوران کہا کہ no challenge is a greater threat than to our future generations than climate changes۔ آپ کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے بعد ایک politician نے اور ایک سینیٹر نے ایک اور بیان بھی دے دیا تھا کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ کلائمیٹ چینج کو لے کے بیٹھے ہوئے ہو۔ اِس وقت اس سے بڑی تھریٹ تمہارا وہ ظلم ہے جو تم لوگ ایک دوسرے کے خلاف کر رہے ہو۔ کلائمیٹ چینج کے بارہ میں تو جو سائنٹسٹ ہیں اور موسم کے ماہرین ہیں وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کچھ سالوں کے بعد کئی decades کے بعد ایک چینج آتا ہے۔ north pole اور اس طرح کے ایریا وغیرہ میں جو برف جمی ہوئی ہے۔ پہلے بھی ایسا ہوا تھا کہ وہ پگل گئی تھی۔ پھر دوبارہ جمنی شروع ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ ایک کلائمیٹ چینج تو ہے لیکن اس کے پیچھے دیکھیں کہ امریکہ کا کیا مقصد ہے۔ اِن لوگوں کا جو ہر بیان ہوتا ہے اُس کو صرف اُسی حد تک محدود نہ رکھا کریں، سوچ کر دیکھا کریں۔ ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ آپ کی جو کاربن ایمیشن (emission) وغیرہ ہے اس کی وجہ سے بہت ساری تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ موسم میں گرمی پیدا ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ozon layer میں فاصلہ پیدا ہو گیا ہے یا پھٹ گئی۔ یہ لمبی کہانی سنائی جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی اس چیز پہ کام کرنا چاہئے اور امریکہ آج اعلان کرتا ہے کہ ہم کم کر دیں گے۔ چائنا کہتا ہے میں تمہاری ہوشیاری سمجھتا ہوں۔ تم نے ترقی کی تھی میرے سے سو سال پہلے اور یہ سب چیزیں تم نے ہوا میں چھوڑیں۔ اب میں جب تک، سو سال تک اُس مقام پہ نہیں پہنچتا اور اتنی ترقی نہیں کر لیتا کہ تمہارے مقابلہ میں آ کر تمہیں نیچے نہیں گرا لیتا، مَیں اس پر مانوں گا نہیں۔ ابھی جو قصور ہوگا تمہارا ہوگا اور پھر سو سال کے بعد میرا ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ جو دنیا develop ہو رہی ہے وہ develop نہ ہو اور آپ اِن کے نیچے لگے رہیں۔ جو ملک develop ہو چکے ہیں وہ کہتے ہیں ہمارے نیچے لگے رہیں۔ امریکہ کہتا ہے کہ اگر چائنا اور انڈیا اوپر آ گئے تو ہماری economy ختم ہو جائے گی۔ اس لئے کلائمیٹ چینج کا شور مچا دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کلائمیٹ میں یہ جو تبدیلی آ رہی ہے اس کی وجہ یہ دوسرے ممالک بنے ہیں۔ پہلے اپنے علاقوں کو تو سنبھالو۔ وہاں تو تم کام نہیں کر رہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے یہ کہا کہ سب سے بڑا خطرہ جو آپ کو نظر آ رہا ہے وہ تیسری جنگِ عظیم ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے بڑا خطرہ جو میں دیکھتا ہوں (میں دنیاوی لیڈر تو نہیں ہوں) وہ اللہ تعالیٰ سے دُوری ہے اور پھر اس کی اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو نہ ماننے پر سزا نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ ظلموں کے بڑھنے پر سزا دیتا ہے۔ دنیا میں ظلم بڑھ رہے ہیں۔ اسلام ختم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ آپ نے ابھی خود ہی بتایا۔ جو ترقی یافتہ ملک ہیں کم ترقی یافتہ ملک کو develop نہیں ہونے دینا چاہتے۔ جو قومیں develop ہو رہی ہیں اُن کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی restriction لگانے کا سوال اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ کلائمیٹ چینج والا سوال ہو گیا۔ اس کے اوپر میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کلائمیٹ چینج کا معاملہ تو پچھلے دو decades سے چل رہا ہے لیکن یہ شور نہیں مچ رہا کہ کتنے لوگ مرے؟ اِن کے بموں اور جنگوں سے کتنے لوگ مرے؟

بلکہ لوگ تو اب یہ بھی کہتے ہیں (پتا نہیں کہاں سے یہ خبر ہے صحیح ہے یا غلط ہے) کہ جو مختلف بیماریاں پھیلتی ہیں ان کا وائرس بھی خود ہی ایک دفعہ چھوڑتے ہیں اور پھر اس کے علاج کی دوائی سے اپنی انڈسٹری کو develop کرتے ہیں۔ کبھی Mad Cow کا سوال اٹھ جاتا ہے کبھی برڈ فلو کا سوال اٹھ جاتا ہے۔ پھر افریقہ میں جو ایبولا پھیلی تھی اس کا سوال اٹھ جاتا ہے۔ تو بہرحال انسان جب اپنی حدوں سے باہر نکلتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا قانونِ قدرت بھی تو وہاں کام کرتا ہے۔ اب دیکھیں پہلے آبادی کی نسبت سے جنگلات زیادہ تھے۔ اِس کا سوال اٹھایا جاتا ہے۔ جہاں ظلم ہونے شروع ہو جائیں اور بلا وجہ اللہ تعالیٰ کے بیلینس کو بھی خراب کیا جائے تو پھر اس کے جو نیچرل رزلٹ ہیں وہ بھی تو ظاہر ہونے ہیں۔ پاکستان میں ٹھیک ہے آبادی بڑھ رہی ہے لیکن پاکستان میں جو north کا علاقہ ہے بلکہ راولپنڈی سے اوپر چلے جائیں تو سارا علاقہ ایک زمانہ میں بڑا گرین ایریا تھا اور بڑا گھنا forest تھا۔ اسی طرح سوات کے علاقہ میں، کشمیر کے علاقہ میں آگے نیلم ویلی وغیرہ کے علاقہ میں اور بعض ایسی جگہوں پہ جہاں forest تھے اچھے گھنے علاقے ہوتے تھے۔ اُس کو لوگوں اور سیاست دانوں نے کاٹ کاٹ کے اور اپنے جنگل بیچ بیچ کے فائدہ اٹھا لیا ہے اور نئی پلانٹیشن نہیں کی۔ تو جب تک یہ پلانٹیشن نہیں ہوتی اس وقت تک جو نقصان ہوا ہے وہ تو پورا نہیں ہو سکتا۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا، آپ نے world leaders کو بھی خطوط لکھے اور آپ نے لیکچرز بھی دیئے اور کتاب بھی شائع کی اور جب آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا امن کی طرف نہیں جا رہی ہے تو آپ کبھی مایوس بھی ہو جاتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک شعر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے کہا جو بڑا اچھا ہے ؎

مایوس و غمزدہ کوئی اس کے سوا نہیں
قبضے میں جس کے قبضۂ سیفِ خدا نہیں

جس کو اللہ تعالیٰ پہ یقین ہو وہ مایوس نہیں ہوا کرتا۔ آئرلینڈ میں مجھے کسی اخبار کے جرنلسٹ نے یہی سوال کیا تھا۔ میں نے کہا ہم give up کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم تو لگے رہیں گے اور کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور ایک دن آئے گا جب دنیا realize کرے گی اور ٹھیک ہو جائے گی۔ یہی ابھرتی ہوئی قوموں کا طریقہ ہے اور اسی طرح ہوتا ہے۔ مایوس ہو گئے تو بیٹھ گئے اور ختم ہو گئے۔ میں مایوس ہو گیا تو آپ لوگ بالکل ہی مایوس ہو جائیں گے۔ باقی رہ گئی خطوط کی بات۔ Obama صاحب کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا ایک political adviser مجھ سے خود ملا اس نے کہا میں اس سے بات کروں گا۔ مجھے حیرانی ہے کہ ابھی تک جواب نہیں ملا۔ کچھ عرصہ بعد اس کا جواب آیا کہ مشکل لگ رہا ہے۔ اس کے بعد پھر جواب آیا کہ ہمارے جو سرکردہ افراد تھے وہ سر جوڑ کے بیٹھے ہیں اور کہا ہے کہ اس خط کا جواب دینا بہت مشکل ہے، اس لیے جواب نہ دینا۔

کینیڈا کے پرائم منسٹر نے پہلے چھوٹا سا جواب مجھے دیا۔ اس کا ایک نائب تھا اتفاق سے مجھے ملا۔ اس سے بات ہوئی تو کچھ دن بعد پھر ذرا سا بہتر جواب آ گیا کہ ہم یہ کر رہے ہیں۔ صرف ڈیوڈ کیمرون نے مجھے ایک جواب صحیح دیا تھا کہ آپ نے مجھے لکھا ہے اور ہم اٹامک پاور کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم سارے جو G8 کے ملک ہیں اب G7 رہ گئے ہیں وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو کم کریں۔ رشیا کو باہر نکال دیا۔ اور 2020ء تک ہم کو امید ہے کہ ہم اپنی نیوکلیئر پاور کم کرتے ہوئے تیسرے حصہ تک لے جائیں گے اور اسی طرح باقی دنیا بھی کم کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، لیکن اس بیان کے باوجود بعض ممالک نیوکلیئر پاور میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اسرائیل کے پرائم منسٹر کو بھی میں نے لکھا تھا لیکن کیا اثر ہوا؟ اُس نے دو دن پہلے threat کیا اور کہا ہے کہ امریکہ نے جاپان پہ جو ایٹم بم گرایا ہے اس کو جسٹیفائی (justify) اُس نے اس طرح کیا کہ اگر ہم اس طرح نہ کرتے جس سے جو لاکھوں لوگ مرے ہیں تو جنگ اس سے زیادہ لمبی ہوتی اور زیادہ لوگ مرتے۔ اس لئے اگر ہم بھی جنگ سے روکنے کے لئے ایران پہ ایٹم بم مارتے ہیں تو اس کی بھی justification ہمارے پاس ہے۔ ساتھ یہ کہہ دیا کہ ہم ماریں گے نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اُس نے یہ سوال تو اُٹھا دیا۔ اب incite کیا ہے ایران کو۔ اب اگر ایران کے پاس نیوکلیئر پاور بننے کا potential ہے تو کیا وہ اس threat کے بعد رکے گا؟ وہ تو کرے گا۔ پھر اس کے بعد امریکہ کہے گا یہ بات۔ تو یہ ساری بڑی طاقتیں ایران کے خلاف اکٹھی ہو جائیں گی۔ میں ایک پاگل کی مثال دیا کرتا ہوں۔ ایک پاگل ربوہ میں ہوتا تھا جو لوگوں کے خلاف بولتا تھا۔ اور یہ بات کرتا تھا کہ یہ لوگ جو بڑے طاقتور لوگ ہیں یہ مجھے گراتے ہیں اور مارتے ہیں۔ مار مار کے مجھے زمین پر گرا دیتے ہیں اور میرا گلا دباتے ہیں۔ جب میری آنکھیں باہر نکلتی ہیں اور سانس رکتا ہے تو کہتے ہیں خبیث آنکھیں نکالتا ہے اِسے اور مارو۔ یہ تو اِن کا حال ہے۔ یہ پہلے مارتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ آنکھیں نکالتا ہے اَور مارو۔ یہ جو ساری پالیسیاں ہیں، یہ دجّالی پالیسیاں ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا میں اِس وقت دو بلاکس بنے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کو اُن کے لیڈر یعنی obama اور putin سے ملنے کا موقع ملے تو آپ اُن کو کیا کہیں گے؟

❁......اس سوال کے جواب میں حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ موقع پیدا کر دیں پھر میں بتا دوں گا کہ میں کیا کہوں گا۔

❁......جرنلسٹ نے کہا اب آخری ایک سوال یہ ہے کہ جرمنی کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

❁......حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جرمنی کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ جرمنی نے حوصلہ سے یورپی یونین کو سنبھالا ہوا ہے اس کو سنبھالے رکھیں تو بچتے رہیں گے۔ گو ہمارے پرائم منسٹر صاحب اِس کے بڑے خلاف جا رہے ہیں۔ یہاں زیادہ بوجھ بھی جرمنی کے اوپر پڑ رہا ہے۔ لیکن اِس کے باوجود مَیں سمجھتا ہوں کہ یورپ کی اس strength کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ اب جرمنی کے بحیثیت علیحدہ ملک ہونے کا سوال نہیں رہا، بلکہ یورپ کا continent بھی ایک ملک بن چکا ہے اور مقابلہ امریکہ سے ہے۔ Economically بھی آپ نیچے جا رہے ہیں۔ ڈالر strong ہو رہا ہے اور یورو نیچے جا رہا ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار اِس وقت economic crisis کا ہوتا ہے۔ آپ لوگ یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری industry بڑی ہے۔ ہماری مارکیٹ چین میں بھی چلی گئی اور انڈیا میں بھی چلی گئی اور ایشیا اور دوسری جگہ بھی چلی گئی اور افریقہ بھی جا رہی ہے لیکن ایک حد تک یہ ہوتا ہے۔ اور اب سوال یہ بھی ہے کہ اگلوں کی purchasing پاور کس حد تک ہے۔ ان ممالک کا جہاں آپ کی انڈسٹری جا رہی ہے سچوریشن پوائنٹ کہاں تک ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ سعودی عرب وغیرہ یا جو تیل پیدا کرنے والے ملک تھے، لوگ کہا کرتے تھے کہ بڑی لمبی گاڑیاں رکھتے ہیں اور کام کرنے کے لئے، یا سودا لینے کے لئے سپر مارکیٹ جاتے ہیں یا بینک میں کام کرنے جا رہے ہیں تو آدھا آدھا گھنٹہ بھی پارکنگ میں کار آن رکھتے تھے اور گرم موسم میں ایئر کنڈیشننگ کو آن رکھتے تھے تا کہ کار کہیں گرم نہ ہو جائے۔ اب یہ حال ہو گیا ہے کہ چھوٹی گاڑیاں رکھتے ہیں اور ٹائر بھی اتنی جلدی نہیں بدلتے جتنا پہلے بدلا کرتے تھے اور گاڑیاں فوراً switch off کر دیتے ہیں۔ بلکہ اب ان کاروں میں automatic سسٹم آ گیا ہے جہاں آپ نے ٹریفک لائٹ کے لئے بریک لگائی وہیں کار آف ہو جائے۔ تو یہ economic crisis سب سے بڑے ہتھیار ہوتے ہیں۔ اس لئے جرمنی کو اپنی economy پہ زیادہ توجہ دے کر اس کو مضبوط کرنا چاہئے اور جرمنی کی economy کے ساتھ یورپ کی economy وابستہ ہے۔

❁......جرنلسٹ نے کہا اور جرمن قوم کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جرمن قوم کے لئے یہی پیغام ہے کہ ایک برداشت کا حوصلہ زبردستی پیدا کر دیا ہے۔ بہر حال ان میں جو برداشت ہے اور جو بڑا پن ہے تو جتنی قومیں یہاں آ کر آباد ہو رہی ہیں یا ہو چکی ہیں اور جرمن قوم کا حصّہ بن چکی ہیں اُن کو اپنی قوم کا حصّہ بنائیں۔ جرمن قوم بھی تو ایک قوم نہیں ہے۔ پچھلی دو سو، چار سو سال کی history میں جائیں تو ان میں بھی مختلف قومیں شامل ہوئی ہیں۔ اس لئے بڑا پن دکھانا چاہئے اور باہر سے آنے والوں کو اپنے میں مدغم کرنا چاہئے۔ اور جو باہر سے آنے والے ہیں، کئی لاکھ ترک یا ایشین آباد ہیں اُن کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ یہ سمجھیں کہ ہم اس ملک کا حصّہ ہیں اور اپنے اس ملک کے ساتھ وفا سے رہنا چاہئے۔ اور جو باہر سے آنے والے اس ملک کے وفادار ہیں جرمن لوگوں کو ان کا Regard کرنا چاہئے۔

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بجکر 23 منٹ پر ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 44 فیملیز کے 187 افراد نے اور اس کے علاوہ 50 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 237 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی 60 جماعتوں سے آئے تھے۔ بعض احباب اور خاندان بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

Hannover سے آنے والے احباب 350 کلومیٹر اور München سے آنے والے 395 کلومیٹر اور Berlin سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی تقریب ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

..........................(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

دوسری قدرت

(حضور انور کے روح پرور خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء کے بعد)

ہمیشہ نفس کو اپنے کھنگال کر رکھنا
جو آئے وسوسہ اس کو نکال کر رکھنا

جو آسمان سے اُتری تھی دوسری قدرت
یہ اک عظیم ہے نعمت سنبھال کر رکھنا

یہ ایک نورِ خدا ہے اسی سے فیض لئے
تمام زیست کو تم مالا مال کر رکھنا

مرے عزیزو ، بزرگو اور بھائیو ، بہنو!
دلوں میں جذبۂ طاعت کو پال کر رکھنا

اٹھائے سر شرِ شیطان تو یہ یاد رہے
کُچلنا اور اسے پائمال کر رکھنا

بقا اسی میں ہے مضمر ہماری نسلوں کی
وفا کے دیپ ہمیشہ اجال کر رکھنا

اب عافیت کا یہی ایک ہے حصار ظفرؔ
ہر ایک خطرہ میں اس کو ہی ڈھال کر رکھنا

(مبارک احمد ظفرؔ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو......تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 641۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

جماعت احمدیہ گیانا کی کاؤنٹی بربیس کے تیسرے کامیاب جلسہ سالانہ کا انعقاد

احسان اللہ مانگٹ مبلغ انچارج گیانا۔ جنوبی امریکہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کو بربیس کاؤنٹی میں اپنا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 12 اپریل 2015ء بربیس ہائی سکول کے ہال میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

زیادہ سے زیادہ لوگوں تک جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر قبل از وقت پہنچانے اور انہیں مدعو کرنے کے سلسلہ میں دعوت نامے چھپوائے گئے۔ یہ دعوت نامے ممبرانِ جماعت، ممبرانِ مجلس عاملہ، لوکل صدر صاحب اور نیشنل صدر صاحب کو دیئے گئے تاکہ وہ اپنے زیرِ تبلیغ افراد، رشتہ داروں، دوستوں کو باضابطہ طور پر دعوت دے سکیں۔

اسی طرح متعدد حکومتی اداروں اور حکومتی افسران کو دعوت نامے دیئے گئے۔ نیز پادریوں، پنڈتوں، مولویوں اور غیر از جماعت مسلمانوں کو بھی جلسہ سالانہ کے دعوت نامے دینے کی توفیق ملی۔

125 سے زائد مہمانوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ سے ایک دن قبل جلسہ سالانہ کے ہال میں کرسیاں، میز وغیرہ خدام اور انصار کے تعاون سے لگائی گئیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر مشتمل بینرز انگریزی زبان میں آویزاں کئے گئے۔ اسی طرح سٹیج تیار کیا گیا۔ نیز لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی

پروگرام کا آغاز صبح دس بجے مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مبلغ سلسلہ بربیس کے زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عزیزم عطاء المجیب اطہر خان صاحب نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم عزیزم نوید الرحمٰن اظہر خان صاحب نے نظم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی نیو آمسٹرڈام کے ڈپٹی میئر Mr. Harold Debideen تھے۔

افتتاحی تقریر مکرم آفتاب الدین صاحب نیشنل صدر جماعت گیانا نے ''زندہ تعلق باللہ'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے لئے رحمت'' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم عزیزم عطاء المجیب اطہر نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مبارک الفاظ میں'' تھا۔ بعد ازاں عزیزم وجیہہ اللہ مانگٹ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم محمد علی صاحب لوکل صدر نے ''خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی تھی۔ بعد ازاں مکرم محسن ناصر نے نظم پڑھی۔ مکرم عزیزم نوید الرحمٰن اظہر خان نے ''جلسہ سالانہ کے آداب'' پر تقریر کی۔ مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مبلغ بربیس نے ''اسلام کا خلیفہ۔ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کا پیغمبر'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مہمان خصوصی ڈپٹی میئر Mr. Harold Debideen نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اسلام کی پُر امن تعلیم کو سراہا۔ بعد ازاں ایک لاہوری انجمن کے امام مسجد امین خان صاحب نے مختصر تقریر کی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت کے چند واقعات بیان کئے۔

آخر پر لوکل صدر صاحب نے تمام حاضرین اور شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنایا۔ خاکسار نے اختتامی دعا کروائی۔

حاضری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممبرانِ جماعت روز گنال Rosignol، سسٹر ولیج Sister Village، ایڈنبرگ ولیج Edinburgh Village، Vryheid، Corentyne اور نیو آمسٹرڈم NewAmsterdam ٹاؤن سے احباب جلسہ کے لئے آئے۔

احباب جماعت مرد و زن کل 60 کی تعداد میں شامل ہوئے۔ مہمانوں کی کل تعداد 20 تھی چنانچہ جلسہ سالانہ کی کل حاضری 80 رہی۔

کھانے کے بعد نیو آمسٹرڈام سینٹر نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

میڈیا کوریج

تین ٹیلی ویژن سٹیشنوں کو دعوت دی گئی تھی کہ جلسہ کی کوریج کریں۔ ایک سٹیشن کے نمائندہ نیو آمسٹرڈم کے چینل نمبر 8 نے جلسہ کا بعض حصہ ریکارڈ کیا اور مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مبلغ سلسلہ بربیس کا انٹرویو لیا۔ جلسہ کے اگلے دن خبروں میں جلسہ کی خبر دی گئی۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ ٹوگو (مغربی افریقہ) کے ریجن نوچے میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

محمد عارف گل۔ مبلغ سلسلہ ٹوگو افریقہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ٹوگو (مغربی افریقہ) کو نوچے ریجن میں جلسہ ''یوم خلافت'' مورخہ 24 مئی 2015ء منانے کی توفیق ملی۔ ریجن کی تمام جماعتوں سے خدام، انصار، لجنات و ناصرات نے اس بابرکت جلسے میں شرکت کرنے کی توفیق پائی۔

اس پروگرام کا آغاز مکرم بولاتینو ادریس صاحب سیکرٹری تبلیغ کے زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے احباب جماعت کو جلسے میں شمولیت پر خوش آمدید کہا اور درود، استغفار، خلیفۂ وقت کے لئے دعائیں، خلافت جوبلی کی دعائیں اور نفلی روزے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم عبد یعقوبو صاحب لوکل مشنری نے ''خلیفہ کا مقام اور اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مختلف ارشادات پیش کئے جن میں درج ذیل عناوین پر مشتمل ارشادات ان کی تقریر کی زینت رہیں۔ خلافت کی اطاعت کے نتیجہ میں الٰہی نصرت ملتی ہے، خلافت کی اطاعت سے باہر ہونے والا شخص نبی کی اطاعت سے باہر ہو جاتا ہے، اطاعتِ رسول خلافت سے ہوتی ہے، ہر قسم کی فضیلت امام کی اطاعت سے ہوتی ہے، دین کی صحیح تشریح اور وضاحت خلفاء ہی کرتے ہیں، اقامتِ صلوٰۃ خلیفہ کے ذریعہ ہی ہوتی ہے، خلیفۂ وقت کی سکیم کے سوا اور کوئی سکیم قابل عمل نہیں ہونی چاہئے۔ یہ تقریر فرنچ اور لوکل زبان میں پیش کی گئی۔

بعد ازاں مکرم صالح میکائیل صاحب لوکل مشنری نے تقریر بعنوان ''خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' پر کی۔ آپ نے خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں اپنی تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ نظام خلافت کی نعمت پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے، ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ سراپا شکر بن جائے تب بھی ہم اس نعمتِ عظمیٰ کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی حاضری تقریباً 315 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم خلافت احمدیہ سے بھرپور برکات حاصل کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین

بقیہ: رمضان المبارک

ازصفحہ نمبر 4 ....

اور تکلیفوں سے بچ جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 396 خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 1915ء)

اس مہینہ میں اور دعاؤں کے علاوہ خصوصیت سے اسلام کی اشاعت کے لئے دعائیں کریں

❁......''ہماری جماعت کوئی دنیاوی سوسائٹی نہیں اس لئے اس کے افراد کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد، اپنی مشکلات، اپنے رشتہ داروں اور اپنی دیگر اغراض کے لئے دعائیں کریں گے اور اگر اخلاص سے کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہو جائیں گے وہاں سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی کریں۔ کیونکہ جو سچے سلسلے اور راستبازوں کی جماعتیں ہوتی ہیں ان کا پہلا فرض اپنی جان و مال کی حفاظت کرنا نہیں ہوتا بلکہ جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے کوشاں رہنا اور راستی اور حق کی اشاعت کرنا ہوتا ہے۔ پس ہمارے تمام دوستوں کو چاہئے کہ جہاں وہ اپنی ذات، اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اس ماہ میں دعائیں کریں، ان سب سے پہلے اس بات کو مدنظر رکھ کر ان کی دعائیں ہوں کہ سب سے زیادہ دعاؤں اور التجاؤں کا مستحق اسلام، راستی اور حق ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ کسی کو جو دعاؤں کی توفیق ملے گی تو کس ذریعہ سے۔ اسلام ہی سے۔ کیا ایسے کروڑوں انسان نہیں کہ ان پر رمضان آتا ہے اور گزر بھی جاتا ہے لیکن وہ کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ پس دعائیں کرنے والوں کو یہ موقع اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسل سے حاصل ہوا ہے اس لئے ان کا پہلا فرض ہے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے دعائیں کریں۔''

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 397 خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 1915ء)

موسم کی گرمی سے جہنم کی آگ زیادہ تیز ہے

❁......''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ خوب سمجھ لے کہ شریعت خدا کی رحمت ہے۔ اس کے احکام کو ٹلانے کے لئے بہانے تلاش کرنا جائز نہیں۔ وہ شخص جو شریعت کے احکام کو ٹلانا چاہتا ہے ہلاکت کو بلاتا ہے اور گنہگار ہوتا ہے۔ گرمی کی شدت کے باعث جو روزہ چھوڑتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ جہنم کی آگ کی گرمی اس سے بہت زیادہ تیز ہے۔ جب لوگوں نے نبی کریم کے وقت میں جہاد سے بچنے کے لئے گرمی کا بہانہ تلاش کیا تو خدا نے فرمایا کہ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (التوبۃ:82) یہ گرمیاں اتنی گرم نہیں جتنی نارِ جہنم تیز گرم ہے۔ یہ دنیا کی گرمیاں اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔''

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 461 تا 462 خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 1920ء)

اعتذار و تصحیح

الفضل انٹرنیشنل 12 جون 2015ء میں ایک رپورٹ بعنوان ''بینن (مغربی افریقہ) کے قدیم اور تاریخی گاؤں Guerra میں احمدیہ مسجد N'Kali Tassé کا افتتاح'' صفحہ نمبر 11 پر مع تصویر شائع کی گئی ہے۔ پریس میں آخری پیسٹنگ کے دوران غلطی سے تصویر الٹی لگائی گئی ہے۔

اس وجہ سے تصویر کو دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے ایڈیشن میں یہ تصویر مذکورہ بالا اخبار میں صحیح کی جا چکی ہے۔

ادارہ ہذا قارئین سے اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر)

بقیہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ......از صفحہ نمبر 20

نماز پڑھ لو۔ اور پھر نماز سے فارغ ہوکر جب آپ باہر واپس آتیں تو پوچھتیں کہ نماز پڑھ لی ہے؟ ایک خاتون ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ مَیں اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ حضرت امّاں جان کو ملنے گئی۔ حسبِ معمول آپ نے حال دریافت کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ تم آئی، باتیں ہوتی رہیں۔ اِس دوران میں اذان ہوگئی آپ اُٹھ کر اندر چلی گئیں کہ مَیں نماز پڑھ کر آتی ہوں، بچیو! تم بھی نماز پڑھ لو۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ مَیں نے چھوٹے بچے کی وجہ سے کہ بعض دفعہ چھوٹے بچوں کے پیشاب وغیرہ کرنے سے کپڑے گندے ہوجاتے ہیں، سوچا کہ گھر جا کر نماز پڑھ لوں گی۔ جب نماز سے فارغ ہوکر حضرت اماں جان واپس آئیں تو پوچھا نماز پڑھ لی؟ مَیں نے عرض کی کہ بچے کی وجہ سے کپڑے گندے ہونے کا شبہ تھا اس لئے گھر جا کر پڑھ لوں گی۔ اس پر آپ نے بڑی ناراضگی سے فرمایا کہ اپنے نفس کے جو بہانے ہیں ان کو بچوں پر نہ ڈالا کرو۔ بچے اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں۔ ان کو انعام سمجھو اور اپنے اللہ کی عبادت میں روک نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ اِس سے ناراض ہوتا ہے۔

تو ایسی مائیں جو بچوں کی مصروفیت کی وجہ سے یا بچوں کی وجہ سے مصروفیت کا اظہار کرتی ہیں اور اپنی نمازیں وقت پر نہ پڑھنے یا بالکل ہی ادا نہ کرنے کے بہانے بناتی ہیں، ان کے لئے ایک نصیحت ہے کہ ان بچوں کو تو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اور زیادہ اُس کا شکرگزار ہونا چاہئے اور شکرگزاری کا یہ تقاضا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اُس کی عبادت کرو، نہ کہ عبادتوں کو بھول جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ یہ انعام واپس لے لے کہ اگر یہ میرے اور میری بندی کے درمیان میں حائل ہے، روک بنا ہوا ہے، اگر میرے اس انعام کی وجہ سے ایک احمدی ماں اس کو میرے مقابلے میں شریک بنا کر کھڑا کر رہی ہے تو اُس کو اِس انعام سے محروم کردوں۔ پھر جس کو بہانہ بنایا جارہا ہے وہی بچہ بڑے ہوکر آپ کے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ معاشرے میں آپ کو بدنام کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ عبادت کررہی ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کررہی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان عبادتوں کے طفیل آپ کے بچوں کے مستقبل بھی روشن کردے گا اور آپ پر بے شمار فضل فرمائے گا، بہت سی کامیابیوں سے نوازے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے وعدہ ہے کہ عاجزی سے نمازیں پڑھنے والے، اُس کے آگے جھکنے والے، کسی کو اُس کا شریک نہ بنانے والے، اُس کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ ایک مومنہ مسلمان احمدی عورت کے لئے یہ ایک بنیادی حکم ہے ورنہ اس زمانے کے امام کو ماننے کے دعوے بالکل کھوکھلے ہیں کیونکہ بیعت آپ نے اس لئے کی ہے کہ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنی ہے۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت میں آپ اس لئے شامل ہوئی ہیں کہ اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے خدا سے زندہ تعلق جوڑنا ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ آپ نے صرف اپنا تعلق خدا سے جوڑنا ہے بلکہ اپنے خاوند کے بچوں کے، اپنے بچوں کے نگران کے طور پر اس بات کی بھی نگرانی کرنی ہے کہ آپ کی اولاد لڑکے ہوں یا لڑکیاں ہوں اُن کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لانے والا بننا ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بننا ہے، اُس کی محبت اور پیار دل میں پیدا کرنے والا بننا ہے۔ ان کے دل میں بھی یہ بات میخ کی طرح گاڑنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بغیر ہماری زندگی بے فائدہ ہے۔ اور جب یہ روح آپ اپنی اولادوں میں پیدا کردیں گی تو پھر دیکھیں کہ آپ کی نسلوں کی خودبخود اصلاح ہوجائے گی۔ آپ کو یہ فکر نہیں رہے گی کہ ہماری اولادیں اس معاشرے کے زیرِ اثر برباد ہورہی ہیں۔ آپ اس فکر سے آزاد ہوجائیں گی کہ ہمارے بچے جب سکولوں اور کالجوں میں جاتے ہیں تو وہاں کے ماحول کے زیرِ اثر خدا کو نہ بھول جائیں۔ کیونکہ آج کل کی اس نام نہاد ترقی یافتہ دنیا میں، نئی نسل میں مادیت کی طرف رجحان کی وجہ سے اور مذہب میں بگاڑ پیدا ہوکر سچائی کے ختم ہوجانے کی وجہ سے عملاً ایک بڑی تعداد ان ملکوں میں مذہب سے دُور ہٹ گئی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو احمدی بچے نہیں ہیں، احمدی نوجوان نہیں ہیں۔ عیسائی ہیں یا دوسرے مسلمان بھی مذہب سے دُور ہٹتے چلے جارہے ہیں اور اُن کا مذہب صرف نام کا ہے تو اس معاشرے میں کھُلنے ملنے کے باوجود اگر آپ نے اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کی ہے کہ ان کا تعلق خدا سے جوڑ دیا ہے تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ساری فکریں آپ کی ختم ہوجائیں گی۔

یہ نمازیں اور خدا سے تعلق آپ کے بچوں کو شراب، نشہ، جُوآ، زنا، جھوٹ، چوری یا ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھیں گی کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا اعلان ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) یعنی یقیناً نماز تمام بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے، نہ کہ دنیا دکھاوے کے لئے اور نہ ہی گلے پڑا ایک فرض سمجھ کر کہ اس بوجھ کو اتارو، جلدی جلدی ٹکریں مارو اور نماز کو ختم کرو۔ ایسی نمازیں پھر کچھ فائدہ نہیں دیتیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی کاہلی اور سستی سے ادا کی گئی جو نمازیں ہیں اِن پڑھنے والوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں نے جن ّوانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے مقام کو بلند نہیں کرتیں بلکہ خود اُس عبادت کرنے والے کی دنیا و عاقبت کو سنوارتی ہیں۔

پس آپ جن کے ہاتھ میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو بھی ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لئے یہ نیک نمونے قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہورہا ہے (کہ نہیں)۔

بعض لوگ کہتے ہیں، خاص طور پر مائیں یہ اظہار کرتی ہیں کیونکہ ان کو احساس بھی زیادہ ہوتا ہے اور اکثر ایک عمر کے بعد زیادہ احساس ہوجاتا ہے تو وہ یہ اظہار کر رہی ہوتی ہیں کہ 14,13,12 سال کی عمر تک تو ہمارے بچے لڑکی یا لڑکا ٹھیک تھے، جوانی کی عمر کو پہنچ کر ایک دم پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے کہ جماعت سے بھی دور ہٹ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہٹ گئے ہیں اور اس معاشرے کے گند میں پڑ رہے ہیں۔ بعض بچے بچیاں بلوغت کی عمر کو پہنچ کر جب اُن کو یہاں کا قانون آزادی دے دیتا ہے، گھروں سے نکل گئے ہیں اور ایسے بچے اور بچیاں علیحدہ رہ رہے ہیں۔ ماں باپ کی طرف سے یہ جو ''پتہ نہیں کیوں؟'' کی بات کی جاتی ہے یہ غلط ہے۔ اُن کو پتہ ہے کہ کیوں اس طرح ہورہا ہے۔ اس لئے کہ ماں باپ نے اپنی عبادتوں کے نمونے بچوں کے سامنے نہیں دکھائے، نہ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہے لیکن اُس کے لئے بھی دُعا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ماں یا باپ، ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے نمونے قائم کرکے تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہا اور بچوں کے لئے دعا نہیں کررہا تو پھر بچوں کے بگڑنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ پس گاڑی کے پہیوں کی طرح اپنے آپ کو بیلنس رکھنا ہوگا۔ دونوں کو ایک ساتھ چلنا ہوگا۔ تب ہی آپ کے بچے اپنی زندگی کا سفر بغیر کسی حادثے کے گزارنے کے قابل ہوسکتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے قابل ہوسکیں گے۔ پس اس بنیادی اور انتہائی اہم بات کی طرف ابتدا سے ہی توجہ دیں۔

پھر گھروں کے ماحول کو جب آپ پاک کرلیں گی تو پھر آپ اس کوشش میں بھی رہیں گی کہ زمانے کی لغویات، فضولیات اور بدعات آپ کے گھروں پر اثر انداز نہ ہوں۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو ان پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو گُھن کی طرح کھا جاتی ہیں جس طرح لکڑی کو گُھن کھا جاتا ہے۔ یہاں اس معاشرے میں (آج کل اس کو تہذیب یافتہ معاشرہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہاں کی ہر چیز تہذیب یافتہ نہیں ہے) یہ لوگ جو لہو و لعب میں پڑے ہوئے ہیں بڑے مہذب اور تہذیب یافتہ کہلاتے ہیں۔ آزادی ضمیر کے نام پر سڑکوں گلیوں بازاروں میں بیہودہ حرکتیں ہورہی ہیں۔ لباس کی یہ حالت ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس ننگے لباس کو جس کو یہ لوگ تہذیب کہتے ہیں چندسو سال پہلے بلکہ بعض ملکوں میں چندسال پہلے تک بھی اور بعض ملکوں میں آج بھی جب وہاں کے مقامی لوگ، جنگلوں میں رہنے والے، تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے لوگ یہ کپڑے استعمال نہیں کرتے تو ان کو یہ بدتہذیب اور جنگلی کہتے ہیں اور اقدار سے عاری لوگ کہتے ہیں اور جب یہ لوگ خود ایسی حرکتیں کررہے ہوں تو یہ حرکتیں تہذیب بن جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو اس معاشرے سے اتنا متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے اپنے ملکوں میں بھی آج سے چند دہائیاں پہلے، چندسال پہلے بلکہ آج بھی جو رائل (Royal) فیملیاں ہیں، جو اُونچے بڑے خاندان ہیں ان کے لباس شریفانہ ہیں۔ بازو لمبے ہیں تو پوری سلیوز (Sleeves) ہیں۔ فراک ہیں تو لمبی ہیں یا میکسیاں ہیں یا گاؤن استعمال کئے جاتے ہیں۔ پہلے کئے جاتے تھے اور اب بھی بعض کرتی ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا رائل فیملیز میں آج بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ اچھے خاندان، شریف لوگ، خواہ وہ کسی بھی ملک کے ہوں شراب میں دھت ہونے اور اودھم مچانے اور ننگے لباس کو دنیا میں ہر جگہ بُرا سمجھتے ہیں۔ کسی مذہب کے زیرِ اثر تو وہ نہیں ہوتے۔ یہ یا تو ان کی خاندانی روایات ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے لباس شریفانہ رکھے ہوتے ہیں یا فطرت ان کو کہتی ہے کہ ننگے لباس پہننا غلط ہے، تمہارا اپنا ایک خاص مقام ہے اس کی خاطر تم نے اچھے لباس پہننے ہیں جو سلجھے ہوئے نظر آئیں۔ اسی طرح لغویات میں گندی اور ننگی فلمیں ہیں۔ گندی اور ننگی کتابیں ہیں۔ رسالے ہیں، یہ سب اس بہانے سے مارکیٹ میں پھیلائی جاتی ہیں کہ اس زمانے میں جنسی تعلقات کا پتہ لگنا چاہئے تا کہ ان برائیوں سے بچا جاسکے۔ پتہ نہیں یہ بچتے تو ہیں کہ نہیں لیکن ہر سڑک پر، ہر گلی کے نکڑ پر جو ایسے اخلاق سوز قسم کے اشتہارات ہیں وہ ضرور معاشرے کو برائیوں میں گرفتار کردیتے ہیں۔ جو چیز فطری ہے جب اس کا پتہ لگنے کی ضرورت ہے، جب وقت آئے گا تو خود بخود اس کا پتہ چل جائے گا۔ علم کے نام پر اس ذہنی عیاشی سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو زنا سے بچاؤ۔ پس ہر عورت کو ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہئے اور ہر بچی کو جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے، جس کا دماغ میچور (Mature) ہوچکا ہے۔ یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ برائیاں ہیں جو مزید گندگیوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی، اس لئے ان سے بچنا ہے۔

ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہوجائے وہ بھی لغویات میں ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ کے بارے میں مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ یہ اس زمانے کی ایجاد ہے اور یہ ایجادات اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے زمانے میں مقدر کی ہوئی تھیں۔ قرآنِ کریم میں مختلف ایجادات کا اعلان بھی فرما دیا۔ انٹرنیٹ بھی ان میں سے ایک ہے اور ٹیلی فون کا نظام جو ہے وہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ ٹیلی وژن کا نظام ہے یہ بھی ان میں سے ایک ہے جنہوں نے اس زمانے میں اشاعت کے لئے کام آنا تھا۔ لیکن اگر ان ایجادات کا غلط استعمال کریں گی تو یہ لغویات میں شمار ہوں گی اور ایسی لغویات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور ان سے بچنے کا بھی حکم ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے مومن کی تعریف یہ ہے کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہوں۔ لغویات سے بچنے والے ہوں۔ جب انٹرنیٹ پر دوستوں سے چیٹ (Chat) کرنے اور اس میں دوسروں کا مذاق اڑانے اور پھکڑ توڑنے، ایک دوسرے کے خلاف کام میں لائیں گی یا لوگوں کے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرنے کے کام میں لائیں گی، کسی دوسری عورت کی زندگی اس کے خاوند سے انٹرنیٹ پر گفتگو کرکے برباد کریں گی، ایک دوسرے کی چغلیاں ہورہی ہوں گی تو یہی کارآمد چیز جو ہے یہ لغویات میں بھی شمار ہوگی اور گناہ بھی بن رہی ہوگی۔

پھر آج کل موبائل فون پر ٹیکسٹ میں پیغامات دیئے جاتے ہیں۔ یہ بھی آج کل ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ گپیں مار کر وقت ضائع کرنے کا اور نامحرموں سے بات کرنے کا بڑا سستا طریقہ ہے۔ بڑے آرام سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ میسج (Text Message) ہی تھا، کونسی بات کرلی ہے۔ ایک دوسرے سے رابطے اس طرح بڑھتے ہیں کہ سہیلی نے اپنے دوستوں میں سے کسی کا فون دے دیا یا اپنے دوستوں کو اپنی سہیلی کا فون دے دیا، موبائل نمبر دے دیا یا کسی بھی ذریعہ سے ایک دوسرے کے نمبر ہاتھ آگئے تو پھر ٹیلی فون پر ٹیکسٹ میسج کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ 14,13,12 سال کی بچیاں بچے لے کر پھر رہے ہوتے ہیں۔ پیغامات دے رہے ہوتے ہیں۔ اور یہی عمر ہے جو خراب ہونے کی عمر ہے اور پھر آخر کار انجام ایسی حد تک چلا جاتا ہے کہ جہاں وہ جو لغو ہے وہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس لئے احمدی بچیاں اپنی عصمت کی خاطر اپنی عزت کی خاطر اپنے خاندان کے وقار کی خاطر اپنی جماعت کے تقدس کو مدِنظر رکھتے ہوئے جس کی طرف وہ منسوب ہورہی ہیں، جس سے وہ منسلک ہیں، ان چیزوں سے بچیں اور اسی طرح احمدی مرد بھی سن رہے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو اس سے بچائیں۔

مَیں پہلے لباس کی باتیں کررہا تھا۔ لباس کے ننگ کے ساتھ ہی ہر قسم کی بیہودگی اور ننگ کا احساس ختم ہوجاتا ہے۔ ماں باپ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی بات نہیں بچیاں ہیں۔

فیشن کرنے کا شوق ہے، کرلیں، کیا حرج ہے۔ٹھیک ہے فیشن کریں لیکن فیشن میں جب لباس ننگے پَن کی طرف جارہا ہوتو وہاں بہرحال روکنا چاہئے۔فیشن میں برقع کے طور پر جوکوٹ پہنا جاتا ہے وہ بھی اس قدر تنگ ہو کہ مردوں کے سامنے جانے کے قابل نہ ہوتو وہ فیشن بھی منع ہے۔ یہ فیشن نہیں ہوگا پھر وہ بے حیائی بن جائے گی۔ پھر آہستہ آہستہ سارے حجاب اُٹھ جائیں گے اور اسلام حیا کا حکم دیتا ہے۔ پس اپنی حیا اور حجاب کا خیال رکھیں اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے جو فیشن کرنا ہے کریں۔فیشن سے منع نہیں کیا جاتا لیکن فیشن کی بھی کوئی حدود ہوتی ہیں ان کا بھی خیال رکھیں۔فیشن کا اظہار اپنے گھر والوں اور عورتوں کی مجلسوں میں کریں۔ بازار میں اور باہر اور ایسی جگہوں پر جہاں مردوں کا سامنا ہو وہاں فیشن کے یہ اظہار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جس سے بلا وجہ کی برائیاں پیدا ہونے کا امکان ہوسکے۔

اسلامی پردے کی تعریف قرآن کریم نے بڑی کھول کر بیان کردی ہے۔ اِس کو پڑھیں اور اِس پر عمل کریں۔ اِس بارے میں مَیں بھی اور پہلے خلفاء بھی بڑی تفصیل سے کئی دفعہ سمجھا چکے ہیں، اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔حکم تو یہ ہے کہ عورت مردوں سے بات بھی ایسے رنگ میں کرے، ایسے لہجے میں کرے جس سے کسی قسم کی نرم آواز کا اظہار نہ ہوتا ہو، تا کہ مردوں کے دل میں کبھی کوئی غلط خیال پیدا نہ ہو۔ پھر مردوں کے میل جول سے بھی بچنا چاہئے۔اس سے بھی اعراض کریں۔ایک عمر کے بعد بچیاں اپنی کلاس فیلو اور سکول فیلولڑکوں سے بھی ایک حجاب پیدا کریں۔جب بھی ضرورت ہو ایک حجاب کے اندر رہتے ہوئے بات ہونی چاہئے۔لڑکیاں خود بھی اس بات کا خیال رکھیں اور ماں باپ بھی، خاص طور پر مائیں اس بات کی نگرانی کریں کہ ایک عمر کے بعد لڑکی اگر دوسرے گھر میں جاتی ہے تو محرم رشتوں کے ساتھ جائے اور جس گھر میں کسی سہیلی کے بھائی کسی وقت میں موجود ہوں، تو خاص طور پر ان اوقات میں ان گھروں میں نہیں جانا چاہئے۔پھر بعض جگہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی احساس نہیں دلایا جاتا تو جو کلاس فیلولڑکے ہوتے ہیں وہ گھروں میں بڑی عمر تک آتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ احمدی معاشرے میں ایسی برائیاں بہت اِکّا دُکّا شاذ ہی کہیں ہوتی ہیں۔اکثر بچ رہے ہیں لیکن اگر اس کو کھلی چھٹی دیتے چلے گئے تو یہ برائیاں بڑھنے کے امکانات ہیں۔ رشتے برباد ہونے کے امکانات ہیں۔لڑکیوں نے اگر اس معاشرے میں تفریح کرنی ہے تو ہر جگہ پر اس کا سامان کرنا لجنہ کا کام ہے۔پھر مساجد کے ساتھ یا نماز سنٹرز کے ساتھ کوئی انتظام کریں جہاں احمدی بچیاں جمع ہوں اور اپنے پروگرام کریں۔ اگر بچپن سے ہی بچیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالنی شروع کردیں گی کہ تمہارا ایک تقدّس ہے اور اس معاشرے میں جنسی بے راہروی بہت زیادہ ہے، تم اب شعور کی عمر کو پہنچ گئی ہو اس لئے خود اپنی طبیعت میں حجاب پیدا کرو جو تمہارے اور تمہارے خاندان کے اور جماعت کے لئے نیک نامی کا باعث بنے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلّا ماشاءاللہ تمام بچیاں اس بات کو سمجھتے ہوئے نیکی کی راہ پر قدم مارنے والی ہوں گی۔

ہر بچی اور ہر عورت یادر کھے کہ اُس نے اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے عہد کی تجدید کی ہے۔ یہ عہد کیا ہے کہ مَیں اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کروں گی۔ میرے میں اور دوسروں میں ایک فرق نظر آئے گا۔کوئی انگلی ہماری طرف اس اشارے کے ساتھ نہیں اٹھ سکتی کہ یہ لڑکی بڑی دنیا دار ہے، دین سے ہٹی ہوئی اور لغو حرکات کرنے والی ہے۔اور ہر عورت بھی اگر اس بات کا خیال رکھے گی کہ مَیں نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد کیا ہے کہ مَیں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اپنی اولاد کے اندر بھی پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اس کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کردینی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ، ایسی عورتیں اور ایسی بچیاں معاشرے میں ایک مقام حاصل کرنے والی ہوں گی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ان کوششوں کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کی عبادت کرنے والی ہوں گی تو پھر انشاءاللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ آپ میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کردے گا، آپ کی اولادوں میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کردے گا جس سے آپ کا معاشرے میں ایک ایسا مقام ہوگا جہاں آپ کا اور آپ کے بچوں کا نام بڑے احترام سے لیا جائے گا۔خدا تعالیٰ آپ سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہماری آئندہ نسلوں کی پاکیزگی کی ضمانت ہو اور ہم اس زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو ہمیشہ پورا کرنے والے ہوں۔

....

(نوٹ: خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے بارہ میں کچھ دریافت فرمایا۔ صدر صاحبہ لجنہ کی آواز کیسٹ سے سمجھ نہیں آسکی۔ حضور ایدہ اللہ نے جو فرمایا اور کیسٹ میں ریکارڈ ہے وہ تحریر ہے۔)

خطاب کے بعد حضور نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ جرمنی سے دریافت فرمایا کہ آپ کے ہاں ایک احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن ہے۔اس کے علاوہ کیا آپ نے ایک مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن بھی بنائی ہوئی ہے؟ اگر ہے تو وہ کیا ہے اور اس کے کیا کام ہیں؟ آپ نے دو ایسوسی ایشنیں کیوں اور کس کی اجازت سے بنائی ہوئی ہیں؟ اور کون اس کے نگران ہیں؟

محترمہ صدر صاحبہ کی وضاحت پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن پہلے صرف لڑکوں کی تھی۔ پھر مَیں نے کہا کہ لڑکیوں کو بھی اس میں شامل کرلیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا: باقی آپ نے دو الگ الگ آرگنائزیشنز بنائی ہوئی ہیں۔ایک کا نام آپ نے احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اور دوسری کا نام اسلامی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن رکھا ہوا ہے۔ یہ نئی نئی بدعات ہیں جو آپ لوگ پیدا کررہے ہیں۔اس سے تو یہ تأثر ابھرتا ہے کہ احمدیت کوئی علیحدہ چیز ہے اور اسلام کوئی علیحدہ چیز ہے۔ حالانکہ احمدیت کا نام اسلام کے نام سے ہی ہے۔ پس صرف ایک ہی احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن ہے اور یہی اس تنظیم کا نام ہوگا۔اسی کے تحت سب کام کروائیں اور اسی کے ذریعہ اپنے سٹوڈنٹس کو گائیڈ کریں۔ ان کی آئندہ تعلیم میں راہنمائی کریں اور پھر سیمینار بھی منعقد کریں اور اسلام کی تبلیغ بھی کریں۔ اللہ آپ کی نصرت فرمائے۔

بہرحال اس کی Overall نگرانی شعبہ امور طلباء کے سپرد ہوگی۔ لجنہ میں سیکرٹری امور طلباء تو ہے نہیں۔ اس لئے لجنہ میں جو معاون صدر ہوگی وہ انچارج کے طور پر اس کی نگرانی کرے گی یا لجنہ کی نائب صدر کے سپرد ایک شعبہ ہو جو سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی نگرانی رکھے۔ یہ ایک ہی آرگنائزیشن ہوگی۔

چلیں اب دعا کرلیں۔

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 16 اپریل 2015ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم برہان احمد بھٹی صاحب (ابن مکرم اشتیاق احمد بھٹی صاحب۔ انر پارک۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 7 اپریل 2015 کو 33 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے جرمنی میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب رئیس کڑیانوالہ کے پڑپوتے تھے۔ بہت ملنسار، خوش اخلاق، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدین کے علاوہ تین بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص لندن) کی اہلیہ کے بھتیجے تھے۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ امیر احمد صاحب مرحوم۔لاہور) 9 مارچ 2015ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ ربوہ قیام کے دوران حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔اپنے حلقہ کی صدر بھی رہیں۔ اس کے بعد لاہور منتقل ہوگئیں جہاں تقریباً 35 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔لجنہ اماء اللہ لاہور کی جنرل سیکرٹری بھی رہیں۔صوم وصلوۃ کی پابند، خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار کرنے والی ، بہت ملنسار، سلیقہ مند، کفایت شعار نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ عائشہ خان صاحبہ (اہلیہ مکرم عزیز اللہ خان صاحب مرحوم۔جرمنی) 18 جنوری 2015ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نہایت مخلص، تہجد گزار، غریب پرور اور بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم بابو عنایت اللہ صاحب (آف محمود آباد سندھ۔حال ربوہ) 2 مارچ 2015 کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد دین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت پیر محمد صاحبؓ جمالی کے نواسے تھے۔20 سال تک بطور اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں کام کیا۔ 17 سال تک صدر جماعت محمود آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ عمرکوٹ کے پہلے ناظم انصار اللہ بھی رہے۔ گو واقف زندگی نہ تھے مگر ساری زندگی وقف کی طرح گزاری۔آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، مالی قربانی میں حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور خلافت کے ساتھ والہانہ پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب مربی ضلع قصور اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناصر صاحب واقف زندگی (انچارج ٹب مین برگ کلینک لائبیریا) کے والد تھے۔

(4) مکرم ریٹائرڈ صوبیدار چوہدری کمال محمد صاحب (ربوہ) 28 مارچ 2015ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔فوجی ملازمت کے زمانہ میں افریقہ کے ملک زائر کانگو میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔اس دوران جب بھی ڈیوٹی سے فراغت ملتی تو بڑے شوق سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے کامیاب تبلیغی کاوشوں کی وجہ سے خوشنودی کا خط بھی موصول ہوا۔ 1974ء کے فسادات میں مری کے قریب ڈیوٹی کے دوران علاقہ کے احمدیوں کی مدد کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نیک، دوسروں کی مدد کرنے والے، با اخلاق اور شریف النفس انسان تھے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد ظفر اللہ صاحب گھانا میں بطور ہومیو ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

(5) مکرم انیس احمد ظفر صاحب آرکیٹیکٹ (آف کینیڈا) 26 دسمبر 2014ء کو 48 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔دوران تعلیم حلقہ دارالذکر لاہور میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2014ء میں مع فیملی کینیڈا منتقل ہوگئے۔آپ صوم وصلوۃ کے پابند، خدمت دین کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(6) مکرم لقمان احمد صاحب (ابن مکرم عبد الصمد صاحب۔جرمنی) 28 فروری 2015ء کو 44 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ بہت ساری خوبیوں کے مالک، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، عزیزوں اور رحمی رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ تہمینہ کنول الدین صاحبہ (بنت مکرم افتخار الدین صاحب۔ہڈرزفیلڈ۔یوکے) 10 جنوری 2015ء کو 21 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ اچھے اخلاق کی مالک، اپنوں اور غیروں کی مدد کرنے والی، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، خلافت کے ساتھ پیار اور اطاعت کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ نظام جماعت سے فرمانبرداری کا تعلق تھا۔ ہر جماعتی پروگرام میں بڑی خوشی سے شامل ہوتی تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی یادگار چھوڑا ہے۔

(8) مکرم سید پرویز حسین شاہ صاحب (جرمنی) 15 مارچ 2015ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چند سال قبل پاکستان سے جرمنی آئے تھے۔ جرمنی میں مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق پائی۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔نہایت شریف النفس، ملنسار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

لجنہ اماء اللہ ناروے کے زیر اہتمام دوسرا سالانہ مئی کنونشن

سیدہ بشریٰ خالد۔ناروے

اللہ تعالیٰ نے اَپنے خاص فضل سے لجنہ اماء اللہ ناروے کو دوسرا سالانہ مئی کنونشن مورخہ 6 مئی 2015ء بمقام بیت النصر اوسلو منعقد کرنے کی توفیق دی۔ پروگرام کا موضوع تھا۔ Love For All Hatred For None۔

ماہ مئی میں ناروے کا آئین بنا تھا، اس لحاظ سے ناروے 17 مئی کو آزادی کا دن مناتا ہے۔ اس موقع پر ایک خصوصی پروگرام منعقد کر کے نارویجین مہمانوں کو مسجد میں مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سال کے پروگرام میں غیر از جماعت مہمانوں کی حاضری 102۔ جماعت کے افراد کی حاضری 105 اور کل حاضری 207 رہی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا نارویجین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔

پارلیمنٹ کی ممبر Hilde Norby جو موجودہ حکومت میں فنانس کمیٹی میں کام کرتی ہیں انہوں نے اس موقع پر تقریر کی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ انہیں یہاں آکر بہت اچھا لگا کہ آپ عورتوں کو اُن کا حق اور آواز دینے کا کام کرتے ہیں۔ نئے سال کے موقع پر جو وقارِ عمل آپ کی جماعت کے ممبر کرتے ہیں مَیں اس کو ہر سال دیکھتی ہوں اور مسجد بیت النصر میں آپ جو Open day رکھتے ہیں، یہ بہت اچھا ہے۔

پولیس کی ایک اہلکار جو مسجد کے قریبی پولیس سٹیشن میں تعینات ہو کر آئی ہیں، انہوں نے نہایت محبت سے سب کا شکریہ ادا کیا کہ مجھے اس تقریب میں بلایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ اسلام کی اور انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں اور مَیں آئندہ بھی آپ لوگوں سے تعلق رکھنا چاہوں گی۔

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ ناروے مکرمہ انعم اسلام صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امن کا پیغام دیا اور بتایا کہ دنیا میں بڑھتی ہوئی بے چینی کا علاج کیا ہے۔

نیشنل امیر صاحب ناروے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace اور لائف آف محمد نارویجین زبان میں تمام مہمانوں کو تحفۃً دینے کے لئے بھجوائی جسے مہمانوں نے بڑی دلچسپی سے لیا اور شکریہ ادا کیا۔

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ نے مہمانوں کا اور تمام حصہ لینے والی ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

اس موقع پر مختلف کتب پر مشتمل لٹریچر کا سٹال لگایا تھا جس سے مہمانوں نے اپنی دلچسپی کے مطابق لٹریچر حاصل کیا۔

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں پُرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔ گروپس کی شکل میں مہمانوں کو مسجد کا وزٹ کروایا گیا۔ وزٹ کے بعد ہر مہمان کے چہرے کے تأثرات بہت خوشکن تھے اور وہ نوجوان بچیوں کی تمام کاوشوں پر حیران اور خوش تھے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

تأثرات:

❁......ørdfører پہلی دفعہ مسجد تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے مسجد کو پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ اور بچیوں کو ماؤں کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر کہا کہ دونوں نسلیں مل کر کام کرتے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

❁......ایک انڈین مہمان پہلی دفعہ مسجد ڈرتے ہوئے آئیں اور کہا: مَیں نے سنا ہے کہ جو بھی مسجد آتا ہے آپ لوگ اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن اب آپ کو دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ آپ لوگ بہت اچھے ہیں۔ اب ڈر نہیں لگ رہا۔ پتہ نہیں آپ لوگوں کے بارے میں یہ کیوں پھیلایا گیا ہے۔

❁......ایک نارویجین مہمان کی آنکھوں میں یہ بتاتے ہوئے آنسو تھے کہ اسلام کی اتنی اچھی تعلیم مَیں نے آج سے پہلے کبھی نہیں سنی۔

❁......ایک امریکن مہمان نے کہا کہ میڈیا سے بالکل مختلف اسلام بتایا گیا ہے اور مَیں آپ کو بہت آگے جاتا دیکھ رہی ہوں۔

❁......ایک مہمان نے کہا: آپ کی لجنہ بہت ایکٹو اور intigrated ہے۔ اور آپ کے نوجوانوں کو اسلام کے بارے میں بہت پتہ ہے۔ ہمارے نوجوان تو اپنے مذہب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جب ان کے ایک سوال کے جواب میں انہیں یہ بتایا گیا کہ سب کام کرنے والے بغیر معاوضہ کے کام کرتے ہیں تو اس پر وہ بہت حیران ہوئیں اور کہا اس زمانے میں بھی ایسا یورپ میں ہوتا ہے۔

❁......ایک عیسائی مہمان نے کہا: اسلام کے بارے میں اتنی معلومات پہلی دفعہ ملی ہیں۔ مَیں اس طرح کے پروگرام میں دوبارہ بھی آنا چاہوں گی۔

❁......UNO کی ایک تنظیم میں کام کرنے والی ایک ممبر نے بتایا کہ مجھے آپ کے کام کا طریقہ اور آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت اچھا لگا۔

آخر پر دعا ہے کہ اس پروگرام کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ آمین۔

آئیوری کوسٹ کے بندوکو (Bondoukou) ریجن میں دوروزہ جلسہ نومبائعین کا انعقاد

(رپورٹ: سلطان احمد وڑائچ۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو مورخہ 25 اور 26 اپریل 2015ء بندوکو ریجن میں دوروزہ جلسہ نومبائعین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس ریجن کے شہر ناسیاں (Nassian) کے گردو پیش میں واقع 43 دیہات کے چار ہزار سے زائد افراد 2013ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ ملک کے شمال مشرق میں واقع اس علاقہ کا شمار ملک کے پسماندہ علاقہ جات میں ہوتا ہے جہاں ذرائع آمدورفت اور مالی وسائل کی کمی کے باعث نقل و حرکت ایک دشوار گزار امر ہے۔ اس علاقہ سے نیشنل جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب ایک خطیر رقم خرچ کر کے آبی جان پہنچتے ہیں جو کہ تمام ممبران کے لئے ممکن نہیں۔

پروگرام کا مقصد مقامی نومبائعین کی تعلیم و تربیت اور انہیں نظام جماعت سے متعارف کروانا تھا۔ جلسہ کا انعقاد اس علاقہ کی جماعت سومی ناسے (Sominasse) میں کیا گیا تھا۔

جلسہ کا پہلا دن

پروگرام کے مطابق 25 اپریل کی صبح سے مختلف جماعتوں کے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز دوپہر بارہ بجے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ بعد ازاں نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

دوسرے اجلاس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد، خلافت احمدیہ نیز متفرق اختلافی مسائل سے متعلق تقاریر ہوئیں اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ایک وفد 6 بجے شام کو آبی جان سے Sominasse پہنچا تاکہ جلسہ کے دوسرے روز کے پروگرام میں شرکت کر سکے۔ وفد میں درج ذیل احباب شامل تھے:

مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم باپینا آمیدو صاحب، نیشنل جنرل سیکرٹری مکرم صلہ مدی صاحب۔

جلسہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ باجماعت نماز تہجد مقامی نومبائعین کے لئے ایک بالکل نیا تجربہ تھا۔ نماز فجر کے بعد مکرم کونے عبدالکریم صاحب لوکل مشنری نے نماز تہجد اور دعا کے عنوان پر درس دیا۔ سات بجے ناشتہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کا آغاز ساڑھے نو بجے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد پہلی تقریر مکرم امیر صاحب کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد، جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام اور جماعتی مالی نظام پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم صلہ مدی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے نظام جماعت کے مختلف حصوں کا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم آمیدو باپینا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تقریر کی۔ آپ نے خدام کو جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کی۔

تأثرات

ساڑھے گیارہ بجے علاقہ کے نائب گورنر تشریف لائے اور حاضرین سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں موصوف نے موجودہ عالمی حالات اور بالخصوص اسلام سے متعلق پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے تناظر میں امن و آشتی، بھائی چارہ اور اسلام کے حقیقی اور پرامن پیغام کو فروغ دینے کے لئے ایسے جلسہ کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور علاقہ میں Humanity First کے فلاحی کاموں کی تعریف کی۔ آخر پر مختلف دیہات سے تعلق رکھنے والے آئمہ کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔

لامبیرا (Lambira) کے امام نے کہا کہ جلسہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلائی جانے والی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ ایک امام نے کہا کہ انہیں زندگی میں پہلی مرتبہ ایک ایسے پروگرام میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے جس کا واحد مقصد دینی علوم و معارف اور روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔

جلسہ میں شریک دو آئمہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایسے جلسے ان کے دیہات میں بھی منعقد کئے جائیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے فیض حاصل کر سکیں۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔

حاضری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 18 دیہات کے 350 سے زائد افراد اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ کے دوران 6 احباب نے بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کاوشوں میں برکت ڈالے اور ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والا بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

رمضان کی مناسبت سے بعض دعائیں

☆......**روزہ افطار کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے تھے:**

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، حدیث نمبر: 2366)

اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق پر افطار کیا۔

☆......**ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:**

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

(سنن ابوداؤد، کتاب الصوم، رقم الحدیث: 2359)

کہ پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا اجر انشاء اللہ ثابت ہو گیا۔

☆......اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔

(مستدرک حاکم کتاب الصوم)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تُو میرے گناہ بخش دے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب

روزنامہ الفضل ربوہ 26 مارچ 2011ء کے مطابق محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ 20 مارچ 2011ء کو صبح ساڑھے چھ بجے اسکارٹ ہسپتال امرتسر بھارت میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 80 سال تھی۔ آپ کی تدفین قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات پر محترم حافظ صاحب کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا صدر مقرر کرتے ہوئے اپنے مکتوب محررہ 6 مئی 2007ء میں فرمایا تھا کہ: ’’آپ ایک لمبے عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر چلے آرہے ہیں۔ میں بڑا سوچ سمجھ کر اور دعا کے ساتھ آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر کر رہا ہوں گو آپ وقف زندگی نہیں ہیں مگر میں اب امید کرتا ہوں کہ میری خواہش کے مطابق آپ اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو نبھائیں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔ چنانچہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے واقعی وقف کی روح کے مطابق اس اہم ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق پائی۔

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کی پیدائش 1931ء میں حیدرآباد میں محترم علی محمد الہ دین صاحب کے ہاں ہوئی۔ آپ نے دینی و دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم حاصل کی۔ ایک طرف قرآن مجید کے حافظ تھے تو دوسری طرف 1963ء میں شکاگو یونیورسٹی (امریکہ) سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ 1955ء سے 1991ء تک آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں بطور لیکچرار، ریڈر اور پروفیسر خدمات سرانجام دیں۔ آپ شعبہ علم فلکیات کی جدید تعلیم کے ڈائریکٹر بھی رہے۔ دنیا کے 100 مشہور ماہر فلکیات میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ 50 سے زائد ریسرچ پیپر آپ نے شائع کئے۔ آپ کی بہت بڑی ریسرچ 1894ء میں چاند سورج گرہن کے بارہ میں تھی۔ آپ ہندوستان اور بیرون ہند کئی کمیٹیوں کے ممبر رہے۔ جن میں سے کچھ مشہور کمیٹیوں کے نام یہ ہیں:

International Astronomical Union.
Astronomical Society of India.
Plasma Science Society of India.
Indian Association for General Relativity and Gravitation.
Indian Association of Physics Teachers.

آپ کی خدمات کے عوض میں آپ کو کئی ایک سوسائٹیوں کی طرف سے اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

Meghnad Saha Award 1981 from UGC New Delhi.
Man of the Year 2000 American Biographical Institute USA.
2000 Outstanding People Medal.
International Biographical Centre Cambridge UK 2003.
Bharat Excellence Award.
Friendship Forum of India 2006.
500 Great Leaders Diploma.
American Biographical Institute USA 2008.

آپ کئی سال تک جماعت احمدیہ سکندرآباد کے صدر رہے اور صوبائی امیر آندھرا پردیش کی حیثیت سے بھی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ 2007ء سے تاوفات صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت رہے۔

آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے جن میں سب سے بڑی خوبی خدا تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس کی عبادت یعنی نماز کی وقت پر ادائیگی کرنا خاص ہے۔ آپ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کے داماد تھے۔ نہایت متقی اور دعاگو بزرگ تھے۔ ہر کسی پر حسن ظن رکھنا اور کسی کے جذبات کو ادنیٰ سی ٹھیس پہنچانے سے بھی گریز کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کے عظیم الشان نشان سورج چاند گرہن پر کافی تحقیق کی اور 1994ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر جلسہ سالانہ UK پر تقریر بھی کی۔ جلسہ سالانہ قادیان پر ہر سال آپ کی تقریر بالعموم توحید باری تعالیٰ کے عنوان پر ہوا کرتی تھی۔

مکرم محمود احمد شاد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29 جنوری 2011ء میں مکرمہ بشریٰ سعید صاحبہ نے اپنے بھائی مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید (مربی سلسلہ) کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرمہ بشریٰ سعید صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہمارے پورے خاندان میں سے صرف والد محترم چوہدری غلام احمد صاحب اور دادا چوہدری فضل داد صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ ابا جان شروع میں مخالف تھے لیکن کتاب ’’تبلیغ ہدایت‘‘ پڑھنے کے بعد فوراً بیعت کرلی۔ بہت متقی، نیک اور دعاگو انسان تھے۔ سلسلہ کے فدائی تھے اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عشق تھا۔ خلیفۂ وقت کی خدمت میں باقاعدگی سے خط لکھتے۔ آخری عمر میں کمزوری کی وجہ سے بیٹھ کر خط نہیں لکھ سکتے تھے۔ ایک دن لیٹے لیٹے کاغذ کے اوپر حضور کا نام اور السلام علیکم لکھ کر ارسال کردیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو یہ ادا بہت پسند آئی اور خط کا بڑا پیارا جواب دیا۔

ابا جان کو اپنے بچوں کی تربیت کی بہت فکر تھی اور اس مقصد کے لئے دعا کرنے کے علاوہ اپنی سب زمینیں اور جائیداد چھوڑ کر ہمیں ربوہ میں آباد کیا۔ بھائی جان کو بھی پیدائش سے پہلے ہی وقف کردیا تھا۔ بھائی جان کی ذاتی خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر بنیں لیکن ابا جان نے کہا کہ میں نے اور تو کوئی جائیداد بنائی نہیں ہاں یہ سلسلہ کی کتب ہیں جو آپ کے لئے خزانہ ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔ چنانچہ والد صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہوں نے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوکر زندگی وقف کردی اور پھر اس کو خوب نبھایا۔

ہمارے گھر کا ماحول بہت دینی تھا اور ابا جان اور بھائی جان اکثر مذہبی گفتگو کرتے رہتے تھے۔ دونوں ہی سلسلہ کے اور خلافت کے شیدائی تھے۔ گھر میں اکثر حضور کے خطبات یا نظم اور تلاوت کی کیسٹ لگی رہتی۔

بھائی جان نیک سیرت اور نیک صورت انسان تھے۔ زندہ دل اور نرم مزاج تھے۔ ہمیشہ مسکراتے چہرے سے ہر ایک سے ملتے تھے۔ ہم چھ بہنوں کے ایک ہی بھائی تھے۔ لیکن گھر میں ان کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں تھا۔ سب بہن بھائی برابر تھے۔ مجھے نہیں یاد کہ کبھی بچپن میں ہمارا کوئی جھگڑا ہوا ہو۔ میں نے بہت کم بھائی جان کو غصے میں دیکھا ہے۔ چھوٹی بہنوں کو بھی ہمیشہ آپ یا تُسی کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ ہماری امی جان کو تقریباً پچاس سال کی عمر میں فالج کا اٹیک ہوا۔ بھائی جان اس وقت جامعہ احمدیہ کی غالباً ابتدائی کلاسوں میں تھے۔ امی جان کی حالت بہت نازک تھی۔ ڈاکٹروں نے تقریباً جواب دے دیا تھا۔ ایک دن بھائی جان نے گھر میں ہم سب کو بڑی پُررقّت اور دردناک کیفیت میں نماز باجماعت پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد امی جان کو گیارہ سال تک زندگی دی اور چھڑی کے سہارے تھوڑا بہت چلنے کے قابل بھی ہوگئی تھیں۔

ابھی بھائی جان کی شادی نہیں ہوئی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہاں پوتا پیدا ہوا۔ امی جان ہسپتال میں داخل تھیں۔ حضورؒ ہسپتال تشریف لائے تو امی جان کی عیادت کے لئے بھی کمرہ میں آئے۔ امی جان نیم بیہوشی کی حالت میں کہنے لگیں کہ میرا پوتا کہاں ہے؟ پھر حضورؒ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی اتنی بڑھادی کہ بھائی جان کی شادی بھی کی اور اپنا پوتا بھی دیکھ لیا۔

بھائی جان نے بڑی مجاہدانہ زندگی گزاری اور والدین کی خوب خدمت کی۔ امی جان کی بیماری اور ابا جان کے بڑھاپے میں اپنی بہنوں کے سارے فرائض ادا کئے اور شادیاں بھی کیں۔ والدین کی وفات کے بعد بھی اپنے سارے فرائض ادا کئے۔ ہم سب بہنوں کا خوب خیال رکھتے تھے۔ سارے رشتوں کو خوب نبھایا۔ غیر احمدی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرتے تھے اور ان کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ شہادت سے کچھ عرصہ ایک غیراز جماعت دوست کو اس قدر پُرزور دلائل سے جماعت کی صداقت ثابت کی کہ وہ کہنے لگے کہ اب میرے لئے فرار کی کوئی جگہ باقی نہیں اور وہ احمدی ہوگئے۔

تنزانیہ میں گیارہ سال خدمت کا موقع ملا۔ وہاں بھی مناظرے وغیرہ ہوتے رہے۔ ایک سال بھائی جان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نمایاں کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے تبرکاً اپنی پگڑی تحفۃً بھجوائی۔

آپ کے 2 بیٹے ہیں۔ سعود احمد واقف نَو جو چین میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور چھوٹا نوید احمد ہے۔ انہوں نے اپنے ڈاکٹر بننے کی خواہش پوری نہ ہوسکنے پر اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانے کا فیصلہ کیا اور بڑے شوق اور محنت سے اس کو چین میں داخل کروایا۔

جب پہلی دفعہ دھمکی کا فون آیا تھا تو بھائی جان نے اپنے اہل وعیال سے کہا کہ میں نے دعا کی ہے اے اللہ اگر تو نے مجھ سے قربانی لینی ہے تو میں حاضر ہوں۔ لیکن میرے بعد میری اولاد کو خلافت سے وابستہ رکھنا اور ان دو مہینوں میں انہوں نے اپنی بیوی بچوں کو شہادت کی خبر اور تسلیم و رضا کے لئے تیار کردیا تھا۔ جب دھمکیوں کے فون آتے تھے تو ہم بہنیں بھی بہت پریشان تھیں۔ میں اکثر فون کرتی تھی۔ وہ ہمیں تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے کہ دعا کرو لیکن پریشان نہیں ہونا۔ میں نے ایک دن بھائی جان سے کہا کہ آپ کچھ دنوں کے لئے ربوہ آجائیں تو کہنے لگے کہ کیوں باقی احمدی قربانیاں کرتے ہیں تو کیا ہم نہیں کرسکتے۔ اُن کا جذبہ بہت سچا تھا جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا۔ مَیں نے اُن کی شہادت کے بعد خواب میں دیکھا کہ دُور دُور تک سبزہ ہی سبزہ ہے اور سایہ دار درخت ہیں۔ ان کے درمیان ایک اونچی سی کرسی یا کوئی سیٹ ہے جس پر میرے شہید بھائی سفید لباس میں ملبوس بیٹھے ہیں اور مَیں خواب میں کہتی ہوں کہ بھائی جان کتنی اونچی جگہ پر بیٹھے ہیں۔

محترم سردار افتخار الغنی صاحب شہید

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست وستمبر 2010ء میں مکرم محمد اجمل شاہد صاحب نے محترم سردار عبدالغنی صاحب شہید کا مختصر ذکرخیر کیا ہے۔

محترم سردار عبدالغنی صاحب 28 مئی 2010ء کو مسجد دارالذکر پر حملے کے دوران ایک دہشت گرد کو پکڑنے کی کوشش میں دوسرے دہشتگرد کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ آپ کی عمر بوقت شہادت قریباً 45 سال تھی۔ اپنی گھریلو اور کاروباری مصروفیات کے باوجود آپ خدمت دین کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے۔ اپنے والدین کے انتہائی فرمانبردار تھے۔ آپ کے بڑے بھائی کرنٹ لگنے سے اچانک وفات پاگئے تھے جس کے بعد اپنے والدین کی خواہش کے مطابق آپ نے اپنی بیوہ بھابھی سے شادی کرلی۔ خدا تعالیٰ نے اولاد بھی عطا فرمائی جن کی تعلیم اور شادی کی ذمہ داریاں نبھانے کی سعی میں آپ مصروف تھے۔ صلہ رحمی آپ کی فطرت میں تھی بلکہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ بھی بہت احترام کا برتاؤ رکھتے۔

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست وستمبر 2010ء میں شہدائے لاہور کی یاد میں مکرم مظفر منصور صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہر ایک آن درود و سلام ہیں جس پر
شہید ہو کے تمہیں اُس کی آل ہونا تھا
صبا تمہارے لہو کی مہک سے رقصاں ہے
مرے چمن میں گُلوں کا قتال ہونا تھا
ہر ایک آدمی دوجے کا یاں خدا ٹھہرا
مگر مَیں خاک تھا، مجھ کو کمال ہونا تھا
ہوا ہے جلوہ نما پھر سے اِک نیا عالَم
جو ہو رہا ہے اُسے حسبِ حال ہونا تھا

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست وستمبر 2010ء میں سانحۂ لاہور کے حوالہ سے مکرمہ عارفہ حلیم صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دیارِ غیر میں احباب کو پیغام آیا ہے
وطن میں کچھ درندوں نے بہت ساخوں بہایا ہے
بنایا ہے کسی بھی شاخ پر جب آشیاں اپنا
لپک کر بجلیاں آئیں نیا طوفان آیا ہے
بہت کچھ ہوچکا اب تک مگر صبر و تحمل کا
کبھی دامن نہیں چھوڑا فقط دل کو رُلایا ہے
سراپا جو محبت تھا اسی کی اس محبت میں
زمیں کے ہر کنارے پر دیا ہم نے جلایا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 19, 2015 – June 25, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 19, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat: Surah An-Nisaa verses, 30-36 with Urdu translation.
00:35 Peace Conference: Recorded on November 8, 2014.
02:21 Tilawat: Surah Faatiha and Surah Al-Baqarah
03:10 Masih Hindustan Main: An Urdu discussion on the book of the Promised Messiah (as).
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 13-23. Class No. 3, recorded on July 27, 1994.
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 106.
06:00 Tilawat: Surah Faatiha and Surah Al-Baqarah, verses 1-72 with Urdu translation.
06:50 Dars-e-Ramadhan
07:05 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 66.
07:50 Rah-e-Huda: Recorded on June 13, 2015.
09:25 Indonesian Service
10:25 Dars-ul-Quran: Surah Al-Fatiha, verses 1-7. Class No. 1, recorded on June 3, 1984.
11:30 Live Proceedings From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Proceedings From Baitul Futuh
13:40 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 37-44.
13:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on October 1, 2011.
15:30 Seerat-e-Rasool
16:05 Dars-e-Malfoozat
16:20 Friday Sermon [R]
17:25 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:25 Chef's Corner
18:45 Seerat-e-Rasool [R]
19:25 Tilawat: Surah Faatiha and Surah Al-Baqarah
20:35 Dars-e-Malfoozat [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:10 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
23:00 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 73-142.

Saturday June 20, 2015

00:00 World News
00:25 Seerat-e-Rasool [R]
01:15 Dars-ul-Quran [R]
02:30 Friday Sermon: Recorded on June 19, 2015.
03:40 Tilawat: Surah Al-Baqarah by Hani Tahir.
04:25 Rah-e-Huda: Recorded on June 23, 2015.
06:00 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 143-197 with Urdu translation.
07:00 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 43.
07:30 Story Time: Programme no. 59.
08:00 International Jama'at News
08:35 Friday Sermon [R]
09:45 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Fatiha, verses 1-7. Class No. 2, recorded on June 10, 1984.
12:15 Seerat-un-Nabi
13:00 Tilawat
13:10 Dars-e-Ramadhan
13:25 Al-Tarteel: Lesson no. 43.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Al-Saum
15:25 Life Of Promised Messiah (as)
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:30 Seerat-un-Nabi [R]
19:05 Al-Saum [R]
19:25 Tilawat: Surah Al-Baqarah by Hani Tahir.
20:30 International Jama'at News
21:00 Dars-ul-Qur'an [R]
22:10 Life Of Promised Messiah (as) [R]
22:40 Story Time [R]
23:00 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 198-253.

Sunday June 21, 2015

00:00 World News
00:25 Dars-ul-Qur'an [R]
01:35 Seerat-un-Nabi [R]
02:30 Tilawat: Surah Al-Baqarah and Surah Al-Imran by Hani Tahir.
03:20 Life Of Promised Messiah (as) [R]
04:00 Friday Sermon [R]
05:25 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 254-287 and Surah Aale-Imraan, verses 1-21 with Urdu translation.
07:00 Dars-e-Ramadhan
07:15 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 66.
07:50 Bustan-e-Waqfe Nau: Recorded on May 10, 2015.
08:55 Faith Matters: Programme no. 174.
09:55 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Fatiha, verses 1-7. Class No. 3, recorded on June 17, 1984.
12:20 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 53-61.
12:30 Dars-e-Ramadhan
12:55 Friday Sermon: Recorded on June 19, 2015.
14:00 Shotter Shondhane: Recorded on October 1, 2011.
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:05 Seerat-un-Nabi [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:10 World News
18:30 The Holy Prophet And Ramadhan
19:05 Roots To Branches
19:30 Tilawat: Surah Al-Baqarah and Surah Al-Imran by Hani Tahir.
20:25 Open Forum
21:00 Dars-ul-Qur'an [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:20 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 22-92.

Monday June 22, 2015

00:10 World News
00:30 Dars-ul-Qur'an [R]
01:50 Roots To Branches [R]
02:25 Tilawat: Surah Al-Imran and Surah An-Nisaa.
03:15 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
04:20 Friday Sermon [R]
05:25 The Holy Prophet And Ramadhan [R]
06:00 Tilawat: Surah Aale-Imraan verses 93-158 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Ramadhan
07:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
07:25 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 43.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat-e-Rasool
09:10 Medical Matters
09:45 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on February 27, 2015.
11:00 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Fatiha, verses 1-7. Class No. 4, recorded on June 23, 1984.
12:10 Qur'an Sab Se Acha
13:00 Tilawat: Surah-An-Nisaa, verses 62-72.
13:15 Dars-e-Ramadhan
13:30 Al-Tarteel [R]
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Seerat-e-Rasool [R]
15:45 Rah-e-Huda: Recorded on June 13, 2015.
17:15 Dars-e-Malfoozat
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Somali Service: Programme no. 6.
18:55 Seerat-e-Rasool [R]
19:30 Tilawat: Surah Al-Imran and Surah An-Nisaa.
20:35 Dars-e-Ramadhan [R]
20:50 Qur'an Sab Se Acha [R]
21:30 Dars-ul-Qur'an [R]
22:40 Dars-e-Malfoozat
22:55 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 159-201 and Surah An-Nisaa, verses 1-24.

Tuesday June 23, 2015

00:00 World News
00:20 Seerat-e-Rasool [R]
00:55 Dars-ul-Qur'an [R]
02:35 Tilawat: Surah An-Nisaa by Hani Tahir.
03:20 Dars-e-Malfoozat [R]
03:35 Friday Sermon [R]
04:45 Medical Matters [R]
05:20 Qur'an Sab Se Acha [R]
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa verses 25-83 with Urdu translation.
07:00 Dars-e-Ramadhan
07:15 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 67.
07:40 Dars Majmooa Ishteharaat
08:05 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 16.
08:25 Australian Service
09:00 Deeni-o-Fiqahi Masail: Recorded on July 2, 2014.
10:00 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Fatiha. Class No. 5, recorded on June 24, 1984.
12:25 Introduction To The Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
13:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 73-79.
13:10 Dars-e-Ramadhan [R]
13:30 Yassarnal Qur'an [R]
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
16:00 Noor-e-Mustafwi
16:15 Press Point: Recorded on May 24, 2015.
17:25 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 World News
18:10 Introduction To The Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
18:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on June 19, 2015.
19:30 Tilawat: Surah An-Nisaa by Hani Tahir.
20:30 Aao Urdu Seekhain [R]
21:00 Dars-ul-Qur'an [R]
22:10 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
23:10 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 84-148.

Wednesday June 24, 2015

00:05 World News
00:30 Dars-ul-Qur'an [R]
01:50 Introduction To The Life Of The Holy Prophet Muhammad [R]
02:25 Tilawat: Surah An-Nisaa and Surah Maa'idah.
03:15 Aao Urdu Seekhain [R]
03:35 Press Point [R]
02:55 Story Time [R]
04:55 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 149-177 and Surah Al-Maa'idah verses 1-18.
06:50 Dars-e-Ramadhan
07:05 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 43.
07:40 Islami Mahino Ka Ta'aruf
08:30 Hamdiyya Majlis
09:30 Indonesian Service
10:45 Dars-ul-Qur'an: Surah Al-Fatiha verses 1-7, Surah Al-Ikhlas verses 1-5, Surah Al-Falaq verses 1-6 and Surah Al-Nas verses 1-7.
12:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 80-88 with Urdu translation.
12:10 Aao Husne Yar Ki Baatein Karein
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Live Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:20 Faith Matters: Programme no. 175.
16:25 Al-Tarteel [R]
17:00 World News
17:30 Hamdiyya Majlis [R]
18:25 Tilawat: Surah An-Nisa and Surah Maa'idah by Hani Tahir.
19:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:30 Dars-ul-Qur'an [R]
21:45 Dars-e-Ramadhan
22:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah verses 19-83.
23:00 World News
23:20 Dars-ul-Qur'an [R]

Thursday June 25, 2015

00:35 Hamara Aaqa: A children's discussion programme shedding light on the character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
01:20 Tilawat: Surah Maa'idah and Surah Al-An'aam by Hani Tahir.
02:30 Aao Husne Yar Ki Baatein Karein [R]
03:00 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
04:00 Faith Matters [R]
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 84-121 Surah Al-Ana'am, verses 1-26 with Urdu translation.
06:45 Dars-e-Ramadhan
07:05 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 67.
07:35 Dars-e-Malfoozat
07:50 Beacon Of Truth: Recorded on May 31, 2015.
08:55 As-Sayyam
09:30 Indonesian Service
10:50 Dars-ul-Qur'an
12:30 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 89-43.
12:40 Yassarnal Qur'an [R]
13:10 Friday Sermon: Recorded on June 19, 2015.
14:10 Beacon Of Truth: Recorded on May 31, 2015.
15:15 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:00 Persian Service: Programme no. 33.
16:35 As-Sayyam [R]
17:10 Yassarnal Qur'an [R]
17:40 World News
18:05 Seerat-un-Nabi
19:20 Tilawat: Surah Maa'idah and Surah Al-An'aam.
20:25 Faith Matters: Programme no. 175.
21:25 Dars-ul-Qur'an [R]
22:50 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal [R]
23:30 Tilawat: Surah Al-Ana'am, verses 27-111.

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 22 Friday 19 June, 2015 Issue No. 25

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جماعت کی عورتوں پر یہ احسان ہے کہ احمدی عورت کے لئے ایک ایسی تنظیم قائم فرمادی جس میں وہ اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرسکتی ہے۔

اگر آپ عبادت کررہی ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کررہی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان عبادتوں کے طفیل آپ کے بچوں کے مستقبل بھی روشن کردے گا اور آپ پر بے شمار فضل فرمائے گا۔

کوشش کریں کہ زمانے کی لغویات، فضولیات اور بدعات آپ کے گھروں پر اثر انداز نہ ہوں۔
انٹرنیٹ اور ٹیلیفون وغیرہ ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہوجائے وہ بھی لغویات میں ہے

فیشن میں لباس اگر ننگے پن کی طرف جارہا ہو تو یہ بھی بے حیائی بن جائے گی۔ اپنی حیا اور حجاب کا خیال رکھیں اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے جو فیشن کرنا ہے کریں۔ غیر محرم جوان لڑکے لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول سے بھی بچیں۔

احمدی بچیوں کے لئے مناسب تفریح کے انتظامات کرنا لجنہ کا کام ہے۔

بچپن سے ہی بچیوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالنی چاہئے کہ تمہارا ایک تقدّس ہے تا کہ وہ ہر قسم کی لغویات اور گناہوں سے بچتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہوں۔

لجنہ اماءاللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 11/جون 2006ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج لجنہ اماءاللہ جرمنی کے اس اجتماع سے مَیں پہلی بار مخاطب ہورہا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے جمعہ کو ذکر کیا تھا کہ جماعت پر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ احسان ہے یا اس وقت کیونکہ لجنہ کی بات ہورہی ہے اس لئے لجنہ کے حوالے سے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کی عورتوں پر یہ احسان ہے کہ احمدی عورت کے لئے ایک ایسی تنظیم قائم فرمادی جس میں وہ اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرسکتی ہے۔ اور اُن صلاحیتوں سے، اُن استعدادوں سے خود بھی فائدہ اٹھاسکتی ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی عورت میں رکھی ہیں۔

(آج کل پولن کی الرجی بہت زیادہ ہے۔ مجھے بھی ہوجاتی ہے۔ اس لئے رکنا پڑتا ہے۔ غلطی مَیں نے یہ کی کہ خدام الاحمدیہ کی گیمز دیکھنے چلا گیا) بہرحال مَیں ذکر کررہا تھا کہ احمدی عورت ان استعدادوں سے خود بھی فائدہ اٹھاتی ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی عورت میں رکھی ہیں۔

مردوں کی ذیلی تنظیمیں نہ بھی ہوتیں تب بھی اُن کے پاس تو جماعتی سطح پر ایک ذریعہ میسر تھا جہاں وہ جمع ہوکر اپنے جلسے اور اجلاسات کرلیتے تھے اور اپنی عقل اور علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاسکتے تھے۔ اس صورت میں کہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے۔ گوکہ یہ بھی ایک خاص عمر اور تجربے اور مقام کے لوگوں کو ہی موقع ملتا تو بہرحال مَیں عورتوں کا ذکر کررہا تھا کہ عورتوں کے لئے بھی کسی بھی سطح پر علمی روحانی یا جسمانی صحت کے بہتر کرنے کے مواقع میسر نہ تھے یا احمدی عورت کے لئے احمدی معاشرے میں اس طرح کے مواقع میسر نہ تھے۔ لجنہ کی تنظیم کے قیام سے آپ کو، احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ نے وہ مواقع میسر فرمادیئے جہاں آپ اپنے علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاسکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مزید چمکاسکتی ہیں۔ پس اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو یہ موقع مہیا فرمانے پر شکرگزار بندی بن جائیں اور اُس اُولوالعزم موعود بیٹے کے لئے بھی دعا کریں جس کی دُوررَس نگاہ نے جماعت کے ہر طبقے پر نظر رکھتے ہوئے اُسے جماعت کا مفید وجود بنانے کی کوشش کی۔

اس شکرگزاری کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے یا بندی کو اس کے احسانوں پر اُس کی کرنی چاہئے، بہترین ذریعہ اُس کی یاد اور اُس کا ذکر ہے۔ اور اُس کے ذکر اور عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نمازوں کی ادائیگی ہے۔ اِس میں پانچ وقت کی نمازیں بھی ہیں اور نوافل کی ادائیگی بھی ہے۔ یہ حکم مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ صحابیات اور نیک عورتیں جو اسلام میں پہلے گزری ہیں وہ نمازوں کی بڑی پابندی کیا کرتی تھیں بلکہ روایات میں آتا ہے کہ ان عبادات میں مردوں سے آگے بڑھ جاتی تھیں یا اُن سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ساری ساری رات نوافل کی ادائیگی میں گزارتی تھیں اور دن کو روزے رکھا کرتی تھیں یہاں تک کہ اُن کے خاوندوں کو آنحضرتؐ کے پاس آکر یہ عرض کرنی پڑی کہ ان کو اتنی عبادت کرنے سے روکیں کیونکہ خاوندوں کے اور بچوں کے اور گھروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جو ان کو ادا کرنے چاہئیں۔ اِس زمانے میں بھی دیکھتے ہیں کہ عبادت کرنے والی ایسی خواتین ہیں جن کے عبادتوں کے خاص معیار تھے، نمازوں کو کبھی ضائع کرنے والی نہیں تھیں۔ نوافل کی ادائیگی کرنے والی تھیں اور اتنی پابندی سے پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتی تھیں کہ ان کو دیکھ کر گھڑی کے وقت بھی درست کئے جاسکتے تھے۔

اِس وقت مَیں یہاں حضرت امّاں جان حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری زوجۂ محترمہ تھیں، آپ کے ساتھ شادی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی تھی اور آپ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبشر اولاد سے نوازا تھا، اُن کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک تو یہ تھا کہ آپ عمومی طور پر خواتین کی تربیت کے لئے ہمہ وقت مصروف رہتی تھیں۔ کبھی قادیان میں احمدی گھروں میں تربیت اور خدمتِ خلق کی غرض سے جاتی تھیں اور اکثر یہ ہوتا کہ عورتیں آپ کو ملنے کے لئے آپ کے پاس آتیں اور اُس روحانی اور علمی مائدے سے فائدہ اٹھانے کے لئے جمع ہوتیں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صحبت کی وجہ سے، حضرت مسیح موعودؑ کی قوتِ قدسیہ کی وجہ سے، حضرت اماں جان کو بھی ملتا تھا۔

بہرحال اس وقت مَیں نمازوں اور عبادت کی بات کررہا تھا کہ ان کے پاس جانے والی خواتین بیان کرتی ہیں کہ جب ہم بیٹھے ہوتے، مختلف موضوعات پر باتیں ہورہی ہوتیں، آپ ہمیں نصائح فرمارہی ہوتیں اور ہم اُن نصائح سے فیضیاب ہورہے ہوتے تو اس دوران اگر اذان ہو جاتی، آپ فوراً باتیں چھوڑ کر کھڑی ہوجاتیں کہ اب نماز کا وقت ہوگیا ہے مَیں بھی اندر جاکر نماز پڑھ آؤں تم لوگ بھی

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں